روشنی کے سلسلے

ریحانہ تبسم فاضلی

3696

Marfat.com

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے
پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روشنی کے سلسلے

3696

ریحانہ تبسم فاضلی

Marfat.com

86933

جملہ حقوق

احمد نعمان فاضلی - رافع مجاہد فاضلی - محمد طلحہ فاضلی
اور معاویہ صلاح الدین فاضلی کے نام محفوظ ہیں

نام کتاب	"روشنی کے سلسلے"
شاعرہ	ریحانہ تبسّم فاضلی
سرِورق	فرحت جمیل
ترتیب	فرح اصغر، عذرا جمیل احمد، شکیلہ افضل، فریدہ شفیع، فرحت کلیم، شہناز افتخار
تاریخ اشاعت	ستمبر ۱۹۹۴ء
طبع اول	ایک ہزار
کمپوزنگ	ندیم کمپوزر ناظم آباد نمبر ۲ کراچی
طابع	قریشی آرٹ پریس ناظم آباد کراچی
ناشر	فاضلی پبلیکیشنز
ہدیہ	ستر روپے

.... ملنے کا پتہ ....

تھرڈ - ای / ۳ - بی - ۱۸ حبیب اسکوائر
ناظم آباد - کراچی

Marfat.com

...... انتساب ......

مرحوم چچا مولانا کے نام

جنہیں عالمِ اسلام مولانا عبدالسلام نیازی

کے نام سے آج بھی جانتا، پہچانتا اور

یاد کرتا ہے

ریحانہ تبسم فاضلی

..........***..........

3696

Marfat.com

عشق و اُلفت عِلم و دانش آگہی کے سلسلے
سب کے سب ہیں اُس کی ہی جلوہ گری کے سلسلے
جب نہ تھے یہ چاند سورج نُور تھا اُس وقت بھی
اس کے ہی دم سے چلے ہیں "روشنی کے سلسلے"

Marfat.com

چہرہ نما

نمبر شمار			صفحہ نمبر
۱	"روشنی کے سلسلے"		
۲	انتساب		
۳	"ماضی کے دھندلکوں سے"	ریحانہ تبسم فاضلی	۸
۴	ایک منفرد کوشش	پروفیسر مولانا حامد الرحمٰن صدیقیؒ	۲۴
۵	دعوت و تبلیغ کا ایک ادارہ	مفتی خالد محمود	۲۹
۶	اعلیٰ مقصد کی شاعری	مفتی مزمّل حسین کاپڑیا	۴۲
۷	روشن کرنیں	پروفیسر شکیلہ افضل	۴۶
۸	انقلابِ عظیم	پروفیسر برجس صدیقی	۵۰
۹	حمدِ باری تعالیٰ		۵۱
۱۰	نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم		۵۳
۱۱	سلام		۵۴
۱۲	فضائلِ قرآن حدیث نمبر ۱		۵۶
۱۳	فضائلِ قرآن حدیث نمبر ۲		۵۷
۱۴	فضائلِ قرآن حدیث نمبر ۳		۵۸
۱۵	فضائلِ قرآن حدیث نمبر ۴		۵۹
۱۶	فضائلِ نماز حدیث نمبر ۵		۶۱
۱۷	فضائلِ نماز حدیث نمبر ۶		۶۲
۱۸	فضائلِ نماز حدیث نمبر ۷		۶۳
۱۹	فضائلِ نماز حدیث نمبر ۸		۶۴
۲۰	فضائلِ ذکر حدیث نمبر ۹		۶۶
۲۱	فضائلِ ذکر حدیث نمبر ۱۰		۶۸
۲۲	فضائلِ ذکر حدیث نمبر ۱۱		۶۹
۲۳	فضائلِ ذکر حدیث نمبر ۱۲		۷۱
۲۴	فضائلِ ذکر حدیث نمبر ۱۳		۷۲

Marfat.com

۲۵	فضائلِ تبلیغ حدیث نمبر ۱۴	۷۵
۲۶	فضائلِ رمضان حدیث نمبر ۱۵	۷۹
۲۷	فضائلِ رمضان حدیث نمبر ۱۶	۸۱
۲۸	فضائلِ رمضان حدیث نمبر ۱۷	۸۲
۲۹	فضائلِ زکوۃ حدیث نمبر ۱۸	۸۵
۳۰	فضائلِ زکوۃ حدیث نمبر ۱۹	۸۶
۳۱	فضائلِ زکوۃ حدیث نمبر ۲۰	۸۷
۳۲	فضائلِ صدقہ حدیث نمبر ۲۱	۸۹
۳۳	فضائلِ صدقہ حدیث نمبر ۲۲	۹۰
۳۴	فضائلِ صدقہ حدیث نمبر ۲۳	۹۱
۳۵	فضائلِ حج حدیث نمبر ۲۴	۹۳
۳۶	فضائلِ حج حدیث نمبر ۲۵	۹۵
۳۷	فضائلِ عمرہ و حج حدیث نمبر ۲۶	۹۶
۳۸	فضائلِ عمرہ حدیث نمبر ۲۷	۹۷
۳۹	فضائلِ درود حدیث نمبر ۲۸	۹۹
۴۰	فضائلِ درود حدیث نمبر ۲۹	۱۰۱
۴۱	فضائلِ درود حدیث نمبر ۳۰	۱۰۲
۴۲	حطیم کی اہمیت حدیث نمبر ۳۱	۱۰۳
۴۳	مدینۂ منوّرہ کی اہمیت حدیث نمبر ۳۲	۱۰۵
۴۴	زیارتِ مدینہ حدیث نمبر ۳۳	۱۰۶
۴۵	عرشِ الٰہی کا سایہ حدیث نمبر ۳۴	۱۰۷
۴۶	اربعین حدیثاً	۱۰۸
۴۷	بہترین عطیہ حدیث نمبر ۳۵	۱۱۰
۴۸	حرمتِ رشوت حدیث نمبر ۳۶	۱۱۱
۴۹	استغفار حدیث نمبر ۳۷	۱۱۳
۵۰	حقوقِ والدین حدیث نمبر ۳۸	۱۱۴
۵۱	حلال روزی کی تلاش حدیث نمبر ۳۹	۱۱۵
۵۲	سود کا وبال حدیث نمبر ۴۰	۱۱۶

Marfat.com

۵۳	خیرالوریٰ	۱۱۸
۵۴	طائف کا مسافر	۱۲۰
۵۵	انقلاب	۱۲۱
۵۶	شعب ابی طالب	۱۲۲
۵۷	مانوس آواز	۱۲۴
۵۸	وفاشعار بیوی نے فرمایا	۱۲۶
۵۹	عظمتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۲۷
۶۰	حضرت سودا رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۲۹
۶۱	حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۳۰
۶۲	حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۳۲
۶۳	حضرت اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۳۳
۶۴	" مشورہ"	۱۳۵
۶۵	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۳۷
۶۶	حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۳۹
۶۷	حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۴۲
۶۸	حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۴۵
۶۹	حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۴۷
۷۰	فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۹
۷۱	" سوال"	۱۵۰
۷۲	حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	۱۵۱
۷۳	حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	۱۵۳
۷۴	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	۱۵۴
۷۵	حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	۱۵۵
۷۶	حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	۱۵۶
۷۷	حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	۱۵۷
۷۸	"کفارہ"	۱۵۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

"ماضی کے دھندلکوں سے"

جب قدم قدم پر رحیم و کریم آقا کی ذات رہنما و مددگار بن جائے تو شیطان اور شیطان صفت لوگوں کی تمام چالیں اور منصوبے ناکام ہو جاتے ہیں کیونکہ میرا رب فرماتا ہے کہ

" جسے میں ہدایت دینا چاہوں تو تمام دنیا مل کر اُس کو گمراہ نہیں کر سکتی اور جسے میں گمراہ کردوں تو تمام دنیا مل کر اُس کو ہدایت نہیں دے سکتی۔"

اُسی کے بھروسے اور مدد پر میں نے اپنی انتہائی دلی تمنا کو پورا کیا ہے۔اس کوشش کو پورا کرنی میں میرا کوئی کمال نہیں، کمال تو اُس ذات کا ہے جو اسی طرح اپنے بندوں کی سعی کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیتی ہے۔"انجمن خواتین ناظم آباد" کا تعلق اس ناچیز سے بہت گہرا ارر انتہائی پائیدار ہے ہمیشہ اُن کی دعائیں اور محبتیں میرے لئے کامیابی و کامرانی کے، دروازے کھول دیتی ہے۔ان سچّی سیدھی اور پُرخلوص ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے اصرار پر اپنی تیسری کتاب "روشنی کے سلسلے" کے لئے میں نے اللہ سے مدد مانگی اور پھر اس کی دی ہوئی صلاحیتوں سے کام لیا آپ مضامین کا مطالعہ کرنے کے بعد اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جن موضوعات پر میں نے اپنا قلم اٹھایا وہاں قلم کو اس بات کا شدّت سے احساس ہوتا ہے۔کہ یہ ایسے موضوعات ہیں جہاں بڑے بڑے پارسا اللہ کے خوف کی وجہ سے کانپنے لگتے ہیں۔پھر میں تو ٹھہری اللہ کی ایک ادنیٰ سی بندی میرا حال یہ تھا کہ قلم اُٹھاتی تھی اور اس ڈر سے کہ کوئی غلطی نہ ہو جائے اپنے قلم کو روک لیتی تھی لیکن دل کی بیتابی اور خواتین کی خواہش کے پیشِ نظر ڈرتے ڈرتے قلم اُٹھایا

Marfat.com

میرے سامنے وہ احادیثِ مبارکہ موجود تھیں جن کا میں نے " فضائلِ اعمال " سے انتخاب کیا تھا اب اُنہیں منظوم کرنا تھا رب سے مدد مانگی اور اس نیک کام کی ابتداء کی اپنے لائق اور تخلیقی ذہن رکھنے والے شوہر (جنھیں ادبی دنیا پر نظر رکھنے والے ایک معروف شاعر کی حیثیت سے جانتے اور پہچانتے ہیں) پروفیسر وسیم فاضلی سے گذارش کی کہ اس مشکل کام میں میری مدد کریں اُنہوں نے حسبِ عادت میری ڈھارس بندھانے اور ہمّت بڑھانے کے لئے اپنے کچھ شعر سنائے۔

ے سعئ انسانی بدل دیتی ہے رنگِ کائنات
عزمِ آدم نے کیا ہے زہر کو آبِ حیات

قسمتِ ہستی بدل دی سعئ خوش تدبیر نے
حوصلوں کی راہ کب روکی کسی زنجیر نے

جلوہ گر تاریخ میں ہے اس حقیقت کا جمال
واقعاتِ حاضرہ ہیں اس کی تابندہ مثال

پھر فرمانے لگے اللہ کا نام لے کر اس نیک کام کو شروع کردو تمہارا اور میرا رب جس نے ہمیشہ تمہیں سرخرو کیا اس سلسلے میں وہی بہترین رہنمائی فرمائے گا۔ میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور " روشنی کے سلسلے " کی مسافر بن گئی۔ خوب غور و فکر کے ساتھ احادیث کو پڑھتی رہی اور اُن کا منظوم ترجمہ کرتی رہی تمام ارکانِ دین سے متعلق احادیث کا انتخاب " رؤف و رحیم " کی مہربانی سے مکمل ہوا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق چند حقیقت افروز واقعات کو نظم کیا، پھر حمد باری تعالیٰ کے بعد نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کا شرف حاصل ہوا اور پھر میں نے " روشنی کے سلسلے " میں اپنے اس سلام کو بھی شامل کر لیا جو میں نے روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

پر کہا تھا۔اور بارہا پڑھا بھی تھا جو "مہکتے حرف" میں شامل ہونے سے رہ گیا تھا۔اس کے ساتھ ہی ازواجِ مطہرات کے اُن واقعات کو نظم کے پیکر میں ڈھالا جو مستند تاریخی کُتب کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ پھر چند مشہور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی سیرت و کردار کو اس طرح اپنی فکر کا محور بنایا کہ اس آئینہ میں اُن کے خدوخال صاف اور واضح نظر آئیں۔میں نے یہ سب کچھ لکھنے کے بعد اپنے تحریر کردہ مسودہ پر کئی بار نظرِ ثانی کی کہ ایسا نہ ہو کہ کسی فاش غلطی کی مرتکب ہو جاؤں۔انسان کی صرف اپنی کوشش ہوتی ہے اُس کی تکمیل کرنے والی ذات تو صرف قادرالمطلق کی ہے۔جو ایک لمحہ میں ذرّہ کو خورشید بنا دیتا ہے وہی برگزیدہ ذات ہے جو روشنی کی تلاش میں نکلے ہوئے مسافر کو روشنی کی حقیقی منزل تک پہنچا دیتا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

"جو لوگ ایمان لائے اُن کا دوست اللہ ہے کہ اندھیرے سے نکال کر اُن کو روشنی میں لے جاتا ہے"

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۵۷)

یہ روشنی اُس کے اطاعت شعار بندوں کے لئے ایک زبردست نوری اور حفاظتی نظام ہوتا ہے اس روشن بستی میں اللہ کے اُن بندوں کو جگہ ملتی ہے جو برائیوں سے بچ کر بھلائی کا رستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں اُن کی ندامت اور توبہ اللہ کی رحمتوں کا سبب بن جاتی ہے اس نوری نظام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے ذریعے دنیا میں پھیلایا جنھوں نے انبیاء کی آواز پر لبیک کہا اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

"یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں"

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۵)

لیکن ایسے لوگ بھی تھے جنھوں نے انبیاء کو جھٹلایا، یا انہیں قتل کر دیا وہ اللہ کے عذاب کا شکار ہو گئے۔ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

خاتم النبین بنا کر بھیجا۔اور آپ مسلسل ۲۳ سال تک اللہ کے پیغام کو اُس کے بندوں تک پہنچاتے رہے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کی تکمیل بھی فرمادی قیامت تک اللہ کے احکامات اسی طرح رہیں گے جس طرح حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترے۔جو اللہ نے حرام کر دیا وہ قیامت تک حرام ہی رہے گا اسے کوئی حلال نہیں کر سکتا۔اور جو اللہ تعالیٰ نے حلال کر دیا وہ قیامت تک حلال ہی رہے گا۔اُسے کوئی حرام نہیں کر سکتا مختارِ کل، قانون نافذ کرنے والا اور قانون کی حفاظت کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اُس نے فرمادیا کہ۔

"تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور برائی سے روکے"

یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے ہر دور میں دنیا کے تمام ملکوں میں اللہ والوں کی جماعت دین کی تبلیغ اور تدریس میں مصروف رہتی ہے اور اُن کے ذریعے ہزاروں، لاکھوں انسان "روشنی کے سلسلے" سے منسلک ہوتے رہتے ہیں۔

میں نے شہرِ دہلی میں شعور کی منزل میں پہلا قدم رکھا تو خود کو اپنی دادی جان سے بڑا نزدیک پایا میری والدہ اکثر بیمار رہتی تھیں اُن کا زیادہ تر وقت میرے نانا حافظ رحیم الدین کے گھر گزرتا۔میری دادی جان اور نانا ابا دونوں سگے بہن بھائی تھے دونوں انتہائی معصوم طبیعت کے مالک تھے اکثر نانا ابا ارکانِ اسلامیہ کو بڑے مؤثر اور سادہ انداز میں بتاتے تھے۔نانا ابا کی چوک حوض قاضی پر عطر کی بڑی پیاری دکان تھی۔آپ کی دکان کے سامنے بہت بڑی مسجد تھی جہاں سے نانا ابا فارغ التحصیل ہوئے تھے۔اس مسجد میں ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں سے علماءِ کرام کی آمد ہوتی رہتی تھی اور وہ یہاں اپنی بصیرت افروز تقاریر سے لوگوں کے اذہان کو روشنی کا راستہ دکھاتے تھے۔

میری دادی جان اکثر مجھے اپنے ساتھ اس مسجد میں ایسے ہی تقریری موقعوں پر لے جایا کرتی تھیں۔میری عادت تھی کہ میں اپنی دادی کے سینے میں منہ چھپا کر سوتی تھی۔ایک عجیب سی خوشبو مجھے اُن کے سینے سے نکلتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔بہت چھوٹی عمر

Marfat.com

سے اُنہوں نے مجھے نماز کی پابندی کرنا سکھائی اکثر صبح فجر کی نماز میں اُن کے ساتھ ہی ادا کرتی نماز سے فارغ ہو کر وہ اپنا سفید شٹل کاک والا برقع اوڑھتیں اور محلہ قبرستان کی "حوض والی مسجد" کی طرف تیزی سے چلتیں اُس وقت ہمارے محلہ ترکمان گیٹ سے سفید برقعوں کا قافلہ سا نکلتا تھا زیادہ تر خواتین بزرگ ہوتیں اور وہ سب ذکرِ الٰہی میں مشغول اللہ کے عظیم راستے کی طرف بڑھتی رہتیں۔ میں اپنی دادی کا برقع پکڑے پکڑے مسجد تک پہنچ جاتی اُس مسجد میں اُس وقت کے بہترین خطیب "مفتی محمد ضیاء الحق صاحب" قرآن کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ میں سوتی جاگتی کیفیات میں اُن کا مؤثر بیان سنتی رہتی اکثر واقعات تو مکمل طور پر میرے شعور میں محفوظ ہو جاتے تھے جو آج بھی ہو بہو اُسی طرح یاد ہیں۔ ربیع الاول سے ربیع الثانی تک محلہ چوڑی والان کی مسجد میں مولانا مفتی محمد یوسف محدّث و مفسر سیرتِ طیبہ پر بڑے پُر مغز اور فکر انگیز وعظ فرمایا کرتے تھے یہ عشاء کی نماز کے بعد اپنے وعظ کا آغاز فرماتے تھے پھر سوا یا ڈیڑھ گھنٹے تک اُن کے وعظ کا سلسلہ چلتا رہتا۔ اکثر اپنے سفرِ حجاز کے واقعات کو انتہائی عقیدت و محبت سے بیان کرتے۔ مولانا یوسف صاف ستھرا اور پاکیزہ شعری ذوق رکھنے کے ساتھ ساتھ اکثر آپ کی شان میں نعتیں بھی کہا کرتے تھے۔ یہ نعتیں بڑی خوش الحانی سے وہ موقع کے اعتبار سے پڑھا کرتے تھے۔ دلی کی ٹکسالی زبان بولتے اُنہیں اس بات پر بڑا ملکہ حاصل تھا کہ جب چاہیں مجمع کو رُلا دیں اور جب چاہیں ہنسا دیں۔ مولانا یوسف رمضان المبارک میں ظہر کی نماز کے بعد دہلی کے تقریباً تمام بڑے بڑے گھروں میں وعظ فرماتے جس میں زیادہ تر بیان نماز اور رمضان المبارک کا ہوتا تھا۔ اُن کی آواز میں جلال و جمال کی دونوں کیفیات موجود تھیں بدعت اور بے حیائی کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ اُن کی ایک ایک بات میرے دل و دماغ میں بیٹھ جاتی تھی۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب میں کسی مذہبی تقریر کا آغاز کروں تو اُن کی آواز میرے کانوں میں گونجتی رہتی ہے اور میری زبان بڑی روانی سے اُن کا بیان دہراتی رہتی ہے۔

ہمارے غریب خانہ پر اکثر دادی جان کے ایک رشتے کے بھائی دادا رحمت اللہ بھی

Marfat.com

آیا کرتے تھے یہ حافظِ قرآن تھے ۔ ترکمان والی مسجد جسے " گھاس والی مسجد " کہا جاتا تھا وہاں یہ بزرگ سینکڑوں بچوں کے ذہنوں کو قرآن کی تعلیم سے منوّر فرمایا کرتے تھے ۔ مجھے بھی اکثر قرآن کی عظمت کے بارے میں بتاتے اور فرماتے کہ

" اس کو پڑھ کر اگر تم نے عمل کر لیا تو سمجھ لو اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو جائے گا "

اس کے علاوہ قرآنی آیات کی تجوید بھی بتاتے تھے ۔ میری دادی اکثر " گڑھیا والی مسجد " میں مجھے اپنے ساتھ لے جاتی تھیں جہاں مولانا قاسمی وعظ فرماتے تھے مولانا قاسمی نے مناسکِ حج پر ایک مفید اور معلوماتی کتاب بھی لکھی تھی ۔ جسے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی مولانا قاسمی " لال کنواں " کے علاقے میں قیام پذیر تھے ۔ میری والدہ اکثر اُن کے گھر کی خواتین کے پاس مجھے لے جاتی تھیں اُن نیک بندوں کے گھر کے ماحول اُسی تعلیم کی روشنی میں نظر آتے تھے ۔ جو علماء اپنے وعظ میں فرمایا کرتے تھے ۔ بہترین بات یہ تھی کہ اُن علماء کرام کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں پایا جاتا تھا ۔

میری والدہ فرماتی تھیں کہ عشاء کی نماز کے بعد تھوڑی دیر کے لئے میرے پاس ضرور آیا کرو ۔ میرے نانا ابا کا گھر دادی جان کے گھر سے بہت قریب تھا بس یہ فاصلہ ایک خوشگوار احساس کے ساتھ ختم ہو جاتا تھا کیونکہ اُن دونوں گھروں کے درمیان ایک بڑی سی مسجد تھی جس کی نورانی کرنیں ہمیں برائی سے روکنے کا ایک بہت بڑا سبب بن جاتی تھیں ایک دن میں عشاء کا وضو کر کے اپنی ہجولیوں کے ساتھ امّی کے پاس پہنچی اور اُن کے پوچھنے پر میں نے کہا کہ میں نماز پڑھ کر آئی ہوں ۔ فرمانے لگیں

" جھوٹ بولنا گناہِ کبیرہ ہے بیٹا ابھی تو تمہارا وضو بھی نہیں سوکھا چلو اللہ سے توبہ کرو اور نماز پڑھو آئندہ جھوٹ مت بولنا " اس عمر میں بھی اگر شیطان جھوٹ بولنے پر آمادہ کرے تو " ....

مجھے امی کی وہی باتیں یاد آجاتی ہیں اور میں اپنے رب سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تمام کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے محفوظ فرمادے ۔ آمین

Marfat.com

ہمارا اسکول " بلبلی خانہ " کہلاتا تھا اُس کا نام اُس محلّے کے نام پر رکھا گیا تھا۔ ہمارا راستہ محلہ قبرستان سے ہو کر گزرتا تھا یہاں کالی مسجد کے سامنے ایک مکان تھا جس میں مولانا عبدالسّلام نیازی رہتے تھے اُنہیں بڑے اور چھوٹے چچا مولانا کہا کرتے تھے۔ میری والدہ کے پرنانا حافظ حکیم رحیم الدین اُن کے بہترین دوست تھے یہ دونوں سگے بھائیوں سے بھی زیادہ ایک دوسرے سے محبت کیا کرتے تھے مولانا عبدالسّلام حکیم صاحب کے خاندان میں اُسی خاندان کا ایک فرد لگتے تھے حکیم صاحب نے طبیہ کالج تیس ہزاری سے حکمت کی تعلیم حاصل کی تھی اس کے علاوہ اپنے وقت کے مشہور پہلوانوں میں اُن کا شمار ہوتا تھا حافظ صاحب اپنے آخری ایام میں بیمار ہو گئے مولانا عبدالسّلام گھنٹوں اُن کے پاس بیٹھ کر اپنی علمی گفتگو سے اُن کا دل بہلایا کرتے تھے اپنی زندگی کے آخری دن مولانا عبدالسّلام سے کہنے لگے۔

" یار عبدالسّلام انسان کتنا کمزور ہے میں اپنے وقت کا بہترین پہلوان تھا۔ آج یہ ۶ ماشے کی ڈبیہ اٹھانے سے قاصر ہوں۔ مولانا فرمانے لگے میاں رحیم الدین یہی موت کی حقیقت ہے۔ کہ پہاڑوں جیسی طاقت رکھنے والا انسان بھی موت کے وقت انتہائی ضعیف اور بے بس ہو جاتا ہے۔ اسی لمحہ ہمیں ہمیشہ اُس قائم رہنے والے اور ہمیشہ زندہ رہنے والے کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے حکیم صاحب کے انتقال کے بعد مولانا عبدالسّلام دھواں دھواں سے ہو گئے اور بجھے بجھے سے رہنے لگے اکثر و بیشتر حکیم صاحب کے بچوں کے پاس بیٹھ کر اپنا دل بہلاتے مولانا عبدالسّلام کی شادی کے بارے میں میری والدہ بتا رہی تھیں۔ کہ بہت تھوڑے دن یہ شادی قائم رہی اپنی بیوی کی کسی بات پر ناراض ہو کر انہیں ڈولی میں بٹھایا اور اُن کے میکے رخصت کر دیا۔ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ بات کیا تھی۔

نانا ابا سے میں نے سنا تھا کہ ۱۹۳۲ء میں چچا مولانا کالی مسجد والے مکان پر ایسے گئے کہ پھر زندگی میں کسی نے اُنہیں نیچے اُترتے نہیں دیکھا حاجیوں کی طرح اکثر حالتِ احرام میں رہتے تھے۔ اُن کے بارے میں بڑی عجیب و غریب باتیں مشہور تھیں

Marfat.com

کوئی کہتا تھا کہ مولانا کے قبضہ میں جنّاتوں کی جماعت ہے۔ کوئی کہتا کہ مولانا جنّاتوں کو پڑھاتے ہیں کوئی کہتا کہ مولانا ابدال کا درجہ رکھتے ہیں۔اُس وقت میں بچپن اور لڑکپن کی زندگی سے گزر رہی تھی میرے دل میں نہ جانے کیوں چچا مولانا کی عظمت نے جگہ بنالی اکثر میں اسکول سے واپسی پر اسکول کی بوا "عائشہ" سے کہتی۔ بوا میں اپنے نانا کے پاس سے بسکٹ اور پیسے لے کر آتی ہوں۔ میری اس بات پر اکثر عائشہ بوا بڑبڑا کر کہتی تھیں مجھے تو لگتا ہے کہ اُن کی یہ نواسی بھی جنّاتوں کے قبیلے سے تعلق رکھتی ہے۔ کسی دن اس لڑکی کی وجہ سے جنّات میرا گلا گھونٹ دیں گے۔ میں بغیر ڈر اور خوف کے اُن کے گھر کی سیڑھی پر قدم رکھتی تو فوراً چچا مولانا کی انتہائی کڑک دار آواز آتی۔ کون ہے جواب میں میں اپنا نام لیتی تو فرماتے لڑکی آجاؤ دروازہ کھل جائے گا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ خود بخود کنڈی گرنے کی آواز آتی۔ کبھی کبھی پیروں کی چاپ بھی دروازے کے قریب سنائی دیتی جب کہ چچا مولانا اندر کمرے میں ہوتے تھے۔ میری خالہ شمیم جو تقریباً میری ہم عمر تھیں لیکن اوپر جانے میں اُنہیں بہت ڈر محسوس ہوتا تھا۔ سیڑھی پر کھڑی ہو جاتیں دروازے کے سامنے ایک چھوٹا سا آنگن تھا۔ اس کے بعد برآمدہ اندر کمرے میں کھڑکی کے پاس چچا مولانا چٹائی پر بیٹھے رہتے میں اُنہیں سلام کرتی تو بڑے پیار سے جواب دے کر ڈھیروں دعائیں دیکر فرماتے، جاؤ بیٹا پلنگ پر چڑھ کے دائیں ہاتھ والے طاقچہ میں سے اپنے لئے چونی لے لو اور دوآنے شمیم کو دے دینا۔ بائیں طاقچہ میں ایک پلیٹ رکھی ہے ۴،۶ بسکٹ بھی نکال لو ایسے خوشبودار اور لذیز بسکٹ میں نے اپنی زندگی میں پھر کبھی نہیں کھائے۔ لیکن میرے دل میں بسکٹ اور پیسوں کے لئے کبھی بے ایمانی نے جنم نہیں لیا حالانکہ اکثر چچا مولانا آنکھیں بند کئے مراقبہ کی کیفیت میں بیٹھے رہتے تھے۔ جب میں پلنگ سے نیچے قدم رکھتی تو آنکھیں بند کئے کئے مجھے اللہ حافظ کہتے اور فرماتے کل بھی ضرور آنا یہ مرا روز کا معمول تھا جاڑے، گرمی، برسات میں اسکول سے واپسی پر چچا مولانا کے گھر ضرور جاتی مجھے اکثر اس بات پر حیرت ہوتی تھی کہ عائشہ بوا اسکول کے ڈھیروں بچوں کو لے کر گھر کے نیچے کھڑی رہتیں لیکن کبھی مجھ سے

Marfat.com

ناراض نہیں ہوتی تھیں ۔ میری دادی کو روزانہ چچا مولانا کے گھر جانے کے بارے میں جب علم ہوا تو کہنے لگیں میری بچّی کسی دن جنّات اُٹھا کر نیچے پھینک دیں گے لیکن میں نے بے خوف ہو کر کہا نہیں دادی جان میں چچا مولانا کی نواسی ہوں وہ جنّات مجھے کچھ نہیں کہتے۔

جب میں پانچویں کلاس میں پڑھتی تھی تو میری والدہ کی پسلیوں میں بڑی شدید تکلیف ہوئی کسی ڈاکٹر اور حکیم کے علاج سے کوئی افاقہ نہیں ہوا نانی اماں نے چچا مولانا کے پاس جانے کا مشورہ دیا میری والدہ مجھے لے کر چچا مولانا کے گھر پہنچ گئیں ۔ تو مولانا صاحب والدہ پر ناراض ہونے لگے کہ رکشہ میں کیوں نہیں آئیں آئندہ رکشہ میں آنا کرایہ دینے کی ذمّہ داری میری ہے اکثر مغرب کی نماز کے بعد دم کرنے کے لئے بلایا کرتے تھے جب ہم دروازے پر پہنچتے نام بتا کر گھر میں داخل ہوتے تو پورے گھر میں گُھپ اندھیرا ہوتا تھا چچا مولانا کی آواز آتی لڑکی برآمدے کے طاقچہ پر شمع رکھی ہے روشن کر لو پھر چچا مولانا قرآنی آیات پڑھ کر والدہ پر دم کرتے اکثر ہمیں آدھا یا ایک گھنٹہ وہاں لگ جاتا تھا۔ اُن کی گفتگو سے دماغ روشن ہو جاتا تھا ایک دن اُمّی سے کہنے لگے بیٹی اپنی بچّی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میری بیٹی بنا دو اس کی تعلیم و تربیت میں کروں گا ۔ میری والدہ یہ سوچ کر میری بچّی معلمہ بن جائے گی فوراً تیار ہو گئیں ۔ لیکن میری دادی نے کہا کہ اس کی جدائی میں برداشت نہیں کر سکتی اکثر ایسا ہوتا چچا مولانا اچانک زور سے فرماتے کون ہے ۔ تو سیڑھیوں سے آواز آتی کہ مولانا صاحب میں فلاں ابنِ فلاں ہوں دم کرانے آیا ہوں موڈ میں ہوتے تو فرماتے کچھ دیر انتظار کرو ابھی دم کرتا ہوں ۔ لیکن کبھی اچانک پورے جلال سے چلاتے چلا جا فوراً اُتر جا چچا مولانا کی یہ باتیں میری سمجھ سے بالاتر تھیں لیکن اس سلسلے میں، میں نے کبھی اُن سے سوال نہیں کیا۔

چچا مولانا بڑی نفیس طبیعت کے مالک تھے اُن کا پاندان انتہائی صاف ستھرا ہوتا تھا چھالیہ بہت باریک کٹی ہوتی تھی پلنگ پر سفید چادر بچھی رہتی تھی میں نے کبھی اُن کے بستر پر کوئی شکن نہیں دیکھی نہ جانے کبھی پلنگ پر سوتے بھی تھے یا چٹائی پر ہی سو

Marfat.com

جاتے تھے ۔ابتداء میں ایک خانساماں اُن کا کھانا پکاتا تھا لیکن میں نے اپنے بچپن میں دیکھا کہ ایک طالب علم اکثر اُن کا کھانا اپنے گھر سے لاتا تھا میری والدہ بتاتی ہیں کہ چچا مولانا کھانے کا معاوضہ اُس طالب علم کو دیا کرتے تھے آپ کے کمرے میں بڑی ضخیم اور مفید دینی کتابوں کا ذخیرہ تھا مولانا عبدالسّلام جب تک اس گھر میں مقیم نہیں ہوئے تھے آپ کی بہترین خطابت کی پوری دلّی میں دھوم مچی ہوئی تھی ۔میرے نانا ابا فرماتے تھے کہ مولانا عبدالسّلام جب تقریر کرتے تھے تو پورے مجمع پر سکتہ ساطاری ہو جاتا تھا۔ اتنی خاموشی ہوتی تھی کہ سوئی بھی گرے تو آواز پیدا ہو آپ کی ان عالمانہ تقاریر سے ہزاروں بندگانِ خدا کو فیض پہنچ رہا تھا لیکن کوئی اس بات کا بھید نہ پا سکا کہ وہ کون سے واقعات تھے جنھوں نے مولانا کو سب سے علیحدگی پر مجبور کر دیا نانا ابا اکثر چچا مولانا سے ملاقات کرنے جایا کرتے تھے نانا ابا نے یہ بھی واضح کیا کہ اکثر بڑی بڑی اور مشہور ہستیوں سے ملنے سے انکار کر دیا کرتے تھے پنڈت نہرو نے کئی مرتبہ آپ کو پیغام بھجوایا کہ آپ سے ملاقات کا خواہشمند ہوں چچا مولانا نے جواب دیا ہرگز مجھ سے ملنے کی کوشش نہ کرنا ڈاکٹر راجندر پرشاد (صدرِ جمہوریہ ہند) نے آپ سے کہلوایا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں فرمانے لگے "میں تجھ جیسے جہل آفریدہ لوگوں سے نہیں ملتا" ۔یہاں تک کہ مولانا ابوالکلام بھی اپنی اس خواہش کو عملی جامہ نہ پہنا سکے کہ مولانا عبدالسّلام سے ملاقات ہو جائے ۔

ایک دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کے گھر میں چور آگیا آپ نے اُسے مارا پیٹا نہیں صرف اتنا کہا کہ آئندہ چوری نہ کرنا اب جا یہاں سے اُتر جا وہ آپ کی باتوں سے متاثر ہوا اور آپ کے لہجہ سے ڈر کر کانپتا ہوا نیچے اُتر گیا لوگوں کا کہنا ہے کہ اُن چوروں کی زندگی میں انقلاب عظیم برپا ہو گیا اور وہ اپنے وقت کے انتہائی متقی لوگوں میں شمار ہونے لگے اکثر عشاء کی اذان کے وقت ہم اُن کے پاس بیٹھے ہوتے تھے تو فرماتے کہ اس نالائق کو دیکھو کس طرح اذان دے رہا ہے ۔یہ اذان کی حرمت سے واقف نہیں ورنہ اس کی تجوید درست ہوتی اگر میں اس وقت نیچے ہوتا تو اس بات پر اس کے ٹکڑے کر

Marfat.com

دیتا۔

اکثر وہاں عجیب و غریب واقعات ہوتے کئی بار میں نے ہلکی ہلکی پرچھائیاں سی چلتے پھرتے دیکھیں ایک دن والدہ سے کہنے لگے لڑکی پان کھالو۔ والدہ نے جواب دیا کہ چچا پاندان نہیں ہے کہنے لگے پھر دیکھو۔ اس طرح تین مرتبہ میری امی نے کہا کہ پاندان نہیں ہے تو چچا مولانا مسکرا کر فرمانے لگے کہ یہاں ایک بڑا شرارتی ہے کبھی کبھی تمہیں تنگ کرتا ہے اُسی وقت پاندان نظر آنے لگا اسی طرح اور بھی کئی عجیب واقعات نظر سے گزرے کہ اگر وہ سب تحریر کروں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔

ایک دن دورانِ گفتگو والدہ کی زبان سے ایک جملہ اس طرح ادا ہو گیا کہ میرے کو یہ کام کرنا ہے فرمانے لگے لڑکی تمہاری زبان کو کیا ہوا میری والدہ بہت شرمندہ ہوئیں اور کبھی اس قسم کے جملے اپنی گفتگو میں استعمال نہیں کئے چچا مولانا بڑی شائستہ گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ عطریات سے بڑی دلچسپی تھی لیکن ہمیشہ خوشبو موسم کے مطابق استعمال فرماتے تھے۔ اُن کے کمرے میں داخل ہو کر خوشبو کی پاکیزگی ذہن کو معطر کر دیتی تھی۔

۱۹۶۵ء میں ہم کراچی آگئے اکثر چچا مولانا کی شفقت و محبت اور اُن کی نصیحت آموز گفتگو مجھے بے چین کر دیتی تھی ۱۹۶۷ء میں چچا مولانا اچانک ہی اس دارِ فانی سے منہ موڑ کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اس زمانے میں میری والدہ دہلی میں موجود تھیں آپ نے تمام واقعات پر روشنی ڈالی کہنے لگیں کہ وہی لوگ جو مولانا کی شخصیت پر کیچڑ اُچھالا کرتے تھے اُن کی موت پر زار و قطار رو رہے تھے۔ اُن کی موت کے بعد تجہیز و تکفین سے متعلق تمام کام اُسی چھوٹے سے گھر میں انجام پائے۔ نمازِ جنازہ کالی مسجد میں پڑھائی گئی محلہ قبرستان اور کالی مسجد کی سڑک دور، دور تک نمازیوں سے بھری ہوئی تھی جب چچا مولانا کا آخری دیدار کرایا گیا تو اُن کی شکل انتہائی نورانی اور پُر کشش نظر آ رہی تھی۔

دور دور سے لوگ نمازِ جنازہ میں شریک ہونے آئے تھے گھوارے میں کاندھا دینے کے لئے بانس لگائے گئے جنازہ میں عام لوگوں کے علاوہ بڑے بڑے علماء اور مشہور

Marfat.com

شخصیات نے بھی شرکت کی آپ کو بستی نظام الدین میں حضرت نظام الدین اولیاء کے مزار کے پیچھے دفن کیا گیا جب میں نے چچا مولانا کے انتقال کی دلدوز خبر سنی تو بے ارادہ یہ شعر ہو گئے ۔ میں یہاں اُنہیں اس لئے تحریر کر رہی ہوں تاکہ وہ مضمون کا ایک حصہ بن جائیں کیونکہ یہ مضمون زیادہ تر اُنہیں سے متعلق ہے ۔

جب یہ خبر سنی چچا مولانا مر گئے
میں کیا بتاؤں دل پہ کیا عالم گزر گئے
احرام باندھے آ گئے نظروں کے سامنے
اُن کے عمل کے جلوے نظر میں اُبھر گئے
نانا بھی کیسے نانا کہ باوصفِ فاصلہ
آنکھوں کی راہ سے مرے دل میں اُتر گئے
آواز اُن کی گونجی دیارِ حواس میں
وہ یاد آ کے اور بھی بے چین کر گئے
روشن چراغ علم کئے ایسے چراغ وہ
جب بُجھ گئے تو سب کو ہی بے نُور کر گئے
کچھ تو عجب صفات کی حامل تھی اُن کی ذات
اپنے قلم سے جوشؔ[۱] بھی کچھ رنگ بھر گئے
جو خواب میں نے دیکھے تھے اُن سے پڑھوں گی میں
کیسی ہوا چلی کہ وہ سب ہی بکھر گئے
محسوس ہو رہا ہے تبسم بہر قدم
وہ کیا گئے کہ شہر کو ویران کر گئے

۱۹۷۷ء میں میری ملاقات فیوض القرآن کے مؤلف مولانا حامد حسن بلگرامی سے ہوئی اور

۱ جوش ملیح آبادی نے اپنی ہنگامہ خیز کتاب "یادوں کی بارات" میں چچا مولانا کا خاکہ اپنی پوری رنگ آمیزیوں کے ساتھ تحریر کیا تھا۔ اس شعر کا اضافہ میں نے "یادوں کی بارات" پڑھ کر کیا تھا۔

Marfat.com

جب گفتگو میں چچا مولانا کا ذکر آیا اور میں نے کہا کہ وہ میرے نانا تھے تو فرمانے لگے حیرت ہے آج وہ بات اس انداز میں پوری ہوئی مجھے کسی شخص نے ۶ ماہ پہلے اطلاع دی تھی کہ مولانا عبد السّلام کے ایک قریبی عزیز سے آپ کی ملاقات ہوگی چچا مولانا کو یاد کر کے بلگرامی صاحب کی آنکھوں میں آنسو آگئے کہنے لگے۔

"افسوس لوگ مولانا عبد السّلام نیازی کو اُن کی زندگی میں نہ پہچان سکے لوگوں کی کچھ غلطیوں کی بناء پر مولانا اور لوگوں کے درمیان ایک طویل فاصلہ پیدا ہو گیا تھا اُنکی قابلیت و علمیت سے لوگ فائدہ نہ اٹھا سکے اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور اُن کی مغفرت فرمائے۔ آمین

الحمد للہ مجھے اپنے دین سے ہمیشہ محبت رہی لیکن جب ۱۹۶۹ء میں میری شادی ہوئی تو نماز، روزہ اور قرآن کریم کے ساتھ دنیا کے وہ لوازمات جنھیں عموماً بعض پڑھے لکھے لوگ بھی دل بہلانے کا ایک ذریعہ کہتے ہیں (ٹیلی ویژن) میری زندگی میں شامل ہو گیا۔ لیکن اکثر تنہائی میں مجھے چچا مولانا کی باتیں یاد آتیں اور میں کافی دیر تک اللہ تعالیٰ کے سامنے روتی رہتی تھی۔ پھر دوسرے دن سے وہی دوغلی زندگی شروع ہو جاتی۔ دراصل میری زندگی رحمان کے راستہ پر ہونے کے باوجود شیطان کے پنجہ میں جکڑی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے ٹیلی ویژن کی محبت دل میں موجود رہتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دلی کیفیات سے واقف ہوتا ہے۔ اور جب کسی لمحہ بندے کے دل میں اپنے گناہ کے خلاف ندامت پیدا ہو جائے تو وہ رحیم و کریم ذات اپنی مہربانیوں سے اُس بندے کو نوازتی چلی جاتی ہے۔ اُسی رب کی مہربانی تھی کہ اچانک ۱۹۷۹ء میں تمام این، ڈی، وی، پی، اساتذہ کو انٹرویو کے سلسلے میں حیدر آباد بلایا گیا میں اپنے شوہر کے ساتھ حیدر آباد پہنچی اُس دن چودہ شعبان کی تاریخ تھی پندرہ شعبان کو ہمارا انٹرویو تھا رات کو اپنے شوہر کے دوست "پروفیسر خالد وہاب" کے گھر اُن کی والدہ کے ساتھ اللہ کی حمد و ثناء

Marfat.com

میں مصروف ہو گئی مجھے ایسا لگا جیسے چچا مولانا فرما رہے ہوں۔

"لڑکی یہ دوغلی پالیسی چھوڑ اور خود کو ربِّ حقیقی کی غلامی میں پیش کر دے پھر دیکھ تجھے رب العالمین کس طرح نوازتا ہے"

میں اس واقعہ کو تفصیل کے ساتھ اس لئے بیان نہیں کر رہی کہ کہیں ریاکاری نہ ہو جائے بس میں سجدہ میں تھی آنسو میری آنکھوں سے بہہ رہے تھے پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو ہاتھوں میں رعشہ سا طاری ہو گیا۔ اور عجیب سے کیفیت دل میں پیدا ہوئی جس نے میری زندگی میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ پھر انٹرویو کے بعد حیدر آباد سے کراچی پہنچی تو ربّ العزّت کی مہربانی سے تمام مکروہات اور خرافات سے اللہ تعالیٰ نے نجات دلادی۔ ابتدا میں فلموں سے نجات ملی لیکن ڈراموں کی دید کا سلسلہ جاری رہا۔ کہ پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث میری نظروں سے گزری۔ جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ۔

"جب کسی نامحرم پر نظر پڑے تو نظریں نیچی کر لو یا پھیر لو"

اُسی دن ایک ڈرامہ دیکھتے وقت اسکرین پر کسی ہیرو کا چہرہ میرے سامنے آیا تو حدیثِ مبارکہ کے الفاظ نے میرے اوپر ایسی کیفیت طاری کی کہ فوراً میں نے اُس شیطانی چرخے کو بند کیا اور اپنے رب کے حضور سچّی اور پکّی توبہ کر لی۔ مجھے لگا کہ عجیب سی ٹھنڈک ہے جو دل میں اُتر رہی ہے اور پھر میرے رب نے اپنی خصوصی عنایات سے مجھے نوازنا شروع کر دیا۔

پھر میرے کریم آقا نے بحیثیت لیکچرار میرا تقرر سرسید کالج میں کر دیا یہ میرے روشن مستقبل کی ابتداء بھی تھی اور "روشنی کے سلسلے" کی ایک کڑی بھی۔ اُن دنوں بہت سے واقعات ظہور پذیر ہوتے رہے یہاں صرف ایک مختصر سا واقعہ بیان کرتی ہوں کہ

"ایک دن فارغ وقت میں سرسید کالج کے اسٹاف روم میں اسلام کے کسی موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی میں نے بھی گفتگو میں حصہ لیا اور چند باتیں اس موضوع

Marfat.com

سے متعلق ذکر کیں تو میری ایک عزیز اور مخلص دوست کی زبان سے نکلا یہ بات تم کہہ رہی ہو ابھی تو تم نے نئی نئی اذانیں دینی شروع کیں ہیں اُن کی اس بات سے میرے دل کو تکلیف پہنچی اور میں خاموشی سے اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ میری وہی دوست میرے پاس آکر بیٹھ گئیں اُس وقت میری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں اُنہوں نے بڑے پیار سے مجھے مخاطب کیا اور کہا کہ اچانک میری زبان سے ایسا جملہ نکل گیا جس سے تمہارے دل کو تکلیف پہنچی مجھے معاف کر دو۔ میں نے جواب دیا میری پیاری بہن اذان دینے والا نیا ہو یا پرانا الفاظ تو وہی ہیں صرف اس کے لئے خشوع و خضوع کی ضرورت ہوتی ہے یہ کہہ کر میں رونے لگی۔ اُنہوں نے میری پیشانی چومی تو محبت کے اس انوکھے انداز پر میرا دل اُن کی طرف سے صاف ہو گیا"۔

یہ مختصر سا خاکہ جو میں نے پیش کیا ہے میرا اس کے سوا کوئی اور مقصد نہیں کہ یہ "روشنی کے سلسلے" جو کتابی شکل میں آج آپ کے سامنے ہے ان بزرگانِ دین کی تعلیمات کا نتیجہ ہے جن کا میں نے فرداً فرداً ذکر کیا ہے بالخصوص مولانا عبد السّلام نیازی جو کہ ایک جیّد عالم دین تھے اور عجیب و غریب صفات کے حامل تھے اللہ کے فضل و کرم اور اُن کی دعاؤں، شفقتوں اور محبتوں کا ثمر ہے اس لئے میں نے اپنی اس کتاب کا انتساب اُسی جلیل القدر، لائق صد تحسین و احترام کے نامِ نامی سے کیا ہے اللہ رب العزّت مجھ ناچیز بندی کے اس تحفے کو قبول فرمائے۔ آمین۔ مولانا عبد السلام نیازی کے درجات کو اللہ تعالیٰ بلند فرمائے اور اُن کی مغفرت فرمائے اور میں نے اپنے جن بزرگوں علماء کرام کا تذکرہ کیا ہے اُن میں جو زندہ ہوں اُن کی بھی اور جو اس دنیا سے رخصت ہو گئے اُن کی بھی مغفرت فرمائے۔ آمین

میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا حامد الرحمن کاندھلوی، مولانا عبد الرشید انصاری، مولانا محمد جمیل خان، مفتی خالد محمود، مفتی مزمل حسین کاپڑیا، محترمہ شکیلہ افضل اور محترمہ برجیس صدیقی کی شکر گزار ہوں کہ جنھوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر "روشنی کے سلسلے" پر اپنے گراں مایہ خیالات کا اظہار

86933

Marfat.com

فرما کر میری حوصلہ افزائی کی۔

محترم پروفیسر مقبول احمد جو میرے شکریہ کے بجا طور پر مستحق ہیں۔ جنھوں نے کمپوزنگ اور طباعت تک کی اہم اور کٹھن ذمہ داری کو بہت خوشی کے ساتھ قبول کیا اور انتہائی محنت سے اسے انجام تک پہنچایا۔ اگر اُن کا تعاون شریکِ حال نہ ہوتا تو نہ جانے اس کتاب کو منظرِ عام پر آنے میں مزید کتنی دیر اور لگ جاتی۔ میں اپنی دینی بہن محترمہ فرحت جمیل کی بھی ممنون ہوں۔ جنھوں نے انتہائی خلوص و محنت کے ساتھ اس کتاب کا سرِورق بنایا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ اپنی رحیمانہ اور کریمانہ ذات کے صدقے میں میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور اُن محترم ہستیوں، میرے ساتھیوں، مجھے اور میرے گھر والوں کو عملِ صالح کی ہمیشہ توفیق عطا فرمائے اور ان حضرات کی اس محنت کو قبول فرما کر ہم سب پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرمائے۔

کتاب کو پڑھ کر عمل کرنے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

احقر

ریحانہ تبسم فاضلی

۳ ستمبر ۱۹۹۴ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

"ایک منفرد کوشش"

زیرِ نظر کتاب "روشنی کے سلسلے" احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا منظوم اُردو ترجمہ ہے۔ قرآن مجید کے منظوم ترجمے بہت سے ہوئے۔ لیکن حدیث کے سلسلے میں یہ ایک منفرد اور اچھی کوشش ہے۔ مصنفہ نے شیخ الحدیث مولانا ذکریا رحمۃ اللہ علیہ کی عالمگیر شہرت یافتہ کتاب "فضائلِ اعمال" سے ارکانِ دین سے متعلق احادیث فضائلِ قرآن سے لے کر فضائلِ درود تک انتخاب کر کے اس کا جامع اور دلکش منظوم ترجمہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ "حطیم کی اہمیت" اور مدینۂ منورہ سے متعلق احادیث کو منظوم کیا ہے۔ "شعب ابی طالب" "انقلاب" اور "طائف کا مسافر" جیسے واقعات کو تاریخ پر نظر رکھتے ہوئے اس طرح نظم کیا ہے۔ کہ واقعات مجسّم ہو کر نظروں کے سامنے آجاتے ہیں مصنفہ خود بھی تاریخ اسلام کی پروفیسر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو عجیب صلاحیتیں دی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک پاکستان میں اہلِ علم کی ناقدری بہت ہے۔ اس کے باوجود یہ سرزمین اہلِ علم سے خالی نہیں ہے۔ کام کرنے والے خاموشی سے اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو عمرِ دراز عطا فرمائے۔ اُن کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور اُن کو دینی و دنیاوی خوشیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

"روشنی کے سلسلے" کا آغاز "حمدِ باری تعالیٰ" سے ہوتا ہے۔ حمد میں ہمیں ایک سچّا اور پُرخلوص جذبہ نظر آتا ہے۔ حمد کا مقطع ہے۔

حمد لکھ کر تری تبسّمؔ نے
اپنا نقشِ وفا اُبھارا ہے

ایمان کی حقیقت یہی ہے۔ وفاداری بشرطِ اُستواری اصل ایمان ہے۔ نعت میں بھی یہی

Marfat.com

جذبہ اپنی پوری رعنائیوں کے ساتھ نظر آتا ہے۔ معراجِ نبوی پر شعر ہے۔

آپ سے پہلے کسی نے جو سماں دیکھا نہ تھا
ربِّ عالم کی طرف سے وہ سماں بخشا گیا

یہ شعر بھی "سورۃ النجم" کی اس آیت کی روشنی میں دیکھئے

"لقدر ای من ایت ربه الکبری O"

"تحقیق دیکھا اُس نے (آپ صل اللہ علیہ وسلم) نشانیاں اپنے پروردگار کی (معراج کی شب) بڑی"

نعت کا مقطع ہے۔

جگمگائے گا جہاں میں جو تبسّم حشر تک
میرے آقا کو وہ تاجِ زرفشاں بخشا گیا

"ورفعنالک ذکرک" ہی کی تفصیل ہے۔

حمد و نعت کے بعد "سلام" ہے جو روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھا اور پڑھا گیا یہ سلام بھی عشق و محبت اور کیف و تاثر میں ڈوبا ہوا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بارے میں شعر ملتے ہیں۔

وہ دنیا میں خیر الوریٰ بن کے آیا
اندھیرے میں بدرالدّجیٰ بن کے آیا
وہ ہر اک کا حاجت روا بن کے آیا
اب آگے نہ پوچھو کہ کیا بن کے آیا

....

زمانے سے ہر شان اُس کی نرالی
اخوّت کی بنیاد دنیا میں ڈالی

اس نظم کو پڑھ کر "مسدّسِ حالی" کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ہماری جدید اُردو شاعری اپنی شاندار فتوحات اور ارتقائی منزلیں طے کرنے کے بعد بھی حالی جیسی مسدّس کا

Marfat.com

جواب آج تک نہ لا سکی۔ محترمہ ریحانہ تبسّم فاضلی نے حالی ہی کے انداز میں اپنی نظم خیرالوریٰ کہی ہے۔اور صفائی و سادگی کا حق ادا کر دیا ہے۔بقول شاعر

سہل ہے جس کا سمجھنا بولنا آسان ہے
اس قدر سادہ ہے جس پر سادگی قربان ہے

ازواج مطہرات پر بھی بڑی ہی پُرکشش نظمیں ہیں۔جن سے ازواجِ مطہرات کی سیرت و کردار کا نقشہ ابھر کر سامنے آتا ہے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابتداءِ وحی میں جو آپ کو تسلی دی۔اس کے یہ اشعار پُرکشش اور قابل توجہ ہیں۔

مشکل میں کام لوگوں کے آتے ہیں آپ ہی
جہد و عمل کی راہ دکھاتے ہیں آپ ہی
محرومیوں کے نقش مٹا کر بصد کمال
اندیشے زندگی کے مٹاتے ہیں آپ ہی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ ہے۔

پھر لبِ سرکار سے آواز اُبھری پیار کی
کوئی کر سکتا ہے ایسی عائشہ کی ہمسری
کیوں نہ ہو بوبکر کی بیٹی ہے آخر عائشہ
خود خدا نے اُس کو بخشا ہے یہ اعلیٰ مرتبہ

حضرت زید بن حارث، حضرت حمزہ اور حضرت خالد بن ولید جیسے جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین پر بھی پُراثر نظمیں ملتی ہیں۔جس کے آئینہ میں اُن کے سیرت و کردار کا ہر نقش صاف اور واضح نظر آتا ہے۔آپ کے پیارے نواسوں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پر کہی گئی بہترین نظموں کے بعد "روشنی کے سلسلے" کی آخری نظم "کفّارہ" ہے۔جس میں حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ایمان لانے کے واقعہ کو نیا شاعرانہ پیرایہ دیا ہے۔

Marfat.com

کتاب کی مصنفہ علمی و دینی گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں اور خود بھی صاحبِ طرز ادیبہ اور قادر الکلام شاعرہ ہیں۔ طبیعت کی پاکی نے انہیں ایک اچھی راہ دکھائی۔ اور اُن کی نظموں کا یہ ایک گراں مایہ اور قابل قدر مجموعہ ہے۔ آج کل کے حالات میں اُن کی یہ کوشش نہایت قابلِ قدر اور لائق تحسین ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ قیامت کے دن تین قسم کے آدمی عرش الہیٰ کے زیر سایہ ہوں گے۔ جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۱) ایک وہ جس نے کسی مصیبت زدہ امّتی کی پریشانی دور کی۔

(۲) دوسرا وہ جس نے میری کسی سنّت کو زندہ کیا۔

(۳) تیسرا وہ جس نے مجھ پہ درود کی کثرت کی۔

منظوم:۔

رسول اللہ نے فرمایا یہ اک دن صحابہ سے
کہ روزِ حشر ہوں گے تین ایسے شخص دنیا کے
نظر آئیں گے جو عرشِ خداوندی کے سائے میں
بجز اس کے کہیں پر بھی تو یہ سایہ نہیں ہوگا
صحابہ نے یہ پوچھا کون ہیں وہ یارسول اللہ
نبی بولے کہ پہلا شخص وہ ہے جس نے دنیا میں
مسلماں بھائی کی اپنے پریشانی مٹائی ہے
پھر اس کے بعد وہ ہوگا کرے جو زندہ سنّت کو
جہاں کا تیسرا وہ شخص ہوگا جو بہر صورت
بہ کثرت مجھ پہ بھیجے گا دُرود اپنے دل و جاں سے

یہ منظوم ترجمہ "نظمِ معرّی کی ایک اچھی مثال ہے۔ نظم معرّی کی جھلکیاں کتاب میں جابجا نظر آتی ہیں۔ پوری کتاب شعری محاسن کے علاوہ حدیث و تاریخ کا بہترین مرقع اور دلکش مجموعہ ہے مجھے امید ہے کہ دینی اور علمی حلقے اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ مصنفہ کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ہر قسم کی دینی و دنیوی سعادتوں سے نوازے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدّنا و بنینا و مولانا محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین O

پروفیسر مولانا حامد الرحمن صدیقی کاندھلوی
صدر شعبۂ معارف اسلامیہ
گورنمنٹ سٹی کالج
۲۲/اگست ۱۹۹۴ء
۱۳/ربیع الاول ۱۴۱۵ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

"دعوت و تبلیغ کا ایک ادارہ"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور دنیا میں اسے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔ اور اُس انسان کو اس دنیا میں بھیج کر بے یارو مددگار نہیں چھوڑ دیا بلکہ اس کی ہدایت کے لئے، اسے سیدھا راستہ دکھانے کے لئے، اس کی صلاح و فلاح کے لئے نبوت و رسالت کا مقدّس سلسلہ جاری فرمایا، جب بھی بنی نوع انسان کو ہدایت و رہنمائی کی ضرورت پیش آئی اللہ نے اپنے کسی برگزیدہ بندے کو نبی بنا کر ہدایت کے سامان کے ساتھ بھیج دیا۔

یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہزاروں سال جاری رہا۔یہاں تک کہ چھٹی صدی عیسوی میں جبکہ حضرت عیسیٰ السلام کو گزرے ہوئے کئی صدیاں گزر چکی تھیں۔اُس وقت آسمان و زمین کے درمیان الہٰی مواصلاتی رابطہ ٹوٹا ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے دنیا اپنے نشیب و فراز کے ساتھ گزر رہی تھی خدا فراموش معاشرہ دنیا کا مقدّر بن چکا تھا۔ نبوت و رسالت کی سنہری کڑی کی تابانی ماند پڑ چکی تھی۔ اخلاق، شرافت، صدق و صفا، معبودِ برحق سے دل کا تعلق ایک قصۂ پارینہ بن چکا تھا کہ اس عالم میں رب العالمین، رحمان و رحیم کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور غارِ حرا سے صدائے اقراء بلند ہوئی، فاران کی چوٹیوں سے علم و عرفان کی روشنی پھوٹی یہ روشنی وحی الہٰی کی روشنی تھی جس نے اپنی روشن تعلیمات سے پہلے مکۂ مکرّمہ پھر مدینۂ منوّرہ اور اُس کے بعد اطرافِ عالم کو منور و روشن کر دیا۔ گم گشتہ راہ انسان کو صراط مستقیم پر گامزن کیا، مردہ دلوں میں ابدی زندگی کی روح پھونک دی، رسوم و قیود کی زنجیر میں جکڑی ہوئی انسانیت کو اُس کے اپنے اصل مقام سے آشنا کیا

Marfat.com

اور اسے یہ بھولا ہوا سبق یاد دلایا کہ اس کائنات میں تو سب سے اشرف و بہتر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وحی کے ذریعہ امّت تک تعلیماتِ ربّانی کو پہنچایا وہ دو طرح کی وحی ہے ایک وحی وہ ہے جو قرآن کریم کے مقدس صحیفہ کی شکل میں ہے۔ جسکی رات دن تلاوت کی جاتی ہے، جسے نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ جس نے پوری دنیا کو چیلنج کیا کہ اس جیسی کوئی مثال لاؤ اور پھر خود ہی بتا دیا کہ سارے جن وانس مل کر بھی اس کی نظیر و مثال پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ اور یہ دعویٰ آج بھی اپنی پوری صداقت و مکمل سچائی کے ساتھ عالم کے اُفق پر جگمگا رہا ہے۔

دوسری قسم وحی کی وہ ہے جس کی تلاوت تو نہیں کی جاتی نہ نماز میں اسے پڑھا جاتا ہے مگر شریعتِ مطہرہ کے بہت سے احکام اس وحی کے ذریعہ ہمیں معلوم ہوتے ہیں اور یہ وحی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال ہیں۔ آپ کی ہدایات و ارشادات ہم حدیث سے تعبیر کرتے ہیں جو صحاح ستّہ اور دیگر احادیث کی کُتب کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی ارشاد فرمایا وہ اپنی طرف سے نہیں فرمایا بلکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے قلبِ اطہر پر القاء کیا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی خواہشِ نفسانی سے کچھ نہیں فرماتے یہ تو نری وحی ہے جو اُن پر بھیجی جاتی ہے" (النجم)

حدیث قرآن سے الگ کوئی چیز نہیں یہ قرآن کریم کی تفسیر و تشریح ہے اور قرآن کریم کی تشریح و تفسیر ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمّہ داری اور آپ کا فرض منصبی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اور ہم نے آپ کی طرف یہ نصیحت نامہ اُتارا تاکہ آپ لوگوں کے لئے اُسے بیان کریں جو اُن کی طرف اتارا گیا" (النحل)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"اور ہم نے آپ پر یہ کتاب صرف اس لئے اُتاری ہے کہ آپ اُن کے سامنے اس چیز

Marfat.com

کو بیان کریں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں" (النحل)

قرآن کریم میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصدِ بعثت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "یقیناً" اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان فرمایا کہ اُن میں ایک رسول بھیجا الہٰیٰ میں سے جو اُن کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا ہے، اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے" (آلِ عمران)

اس آیت میں حُضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے چار مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ تلاوتِ آیات

۲۔ تزکیۂ نفوس

۳۔ تعلیم کتاب

۴۔ تعلیمِ حکمت

یہی مقاصد سورۂ بقرہ آیت ۲۹ اور آیت ۱۵۱ اور سورۂ جمعہ کی آیت ۲ میں بھی بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب اللہ کی تعلیم اور اُس کے مقاصد و مطالب آپ نے احادیث ہی کے ذریعہ بیان کئے ہیں۔ اور صحابہ، تابعین اور دیگر ائمہ کی رائے ہے کہ مذکورہ بالا آیت میں "حکمت" سے مراد "حدیث" ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول کی اطاعت کو لازمی قرار دیا۔ ارشاد باری ہے:

"اے ایمان والو! تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں سے جو لوگ اولی الامر ہیں اُن کا بھی۔ پھر اگر کسی معاملہ میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اس معاملہ کو اللہ اور اُس کے رسول کے حوالے کر دیا کرو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو (النساء)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

"اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور باقی احکام میں رسول اللہ کی اطاعت کیا کرو تاکہ تم پر کامل رحم کیا جائے" (النور)

Marfat.com

ایک جگہ فرمایا:

"اور رسول تمہیں جو کچھ دیں اُسے لے لو اور جس چیز سے روک دیں اُس سے رک جاؤ" (الحشر)

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

"جو شخص اللہ اور رسول کا کہا مان لے گا تو وہ ایسے اشخاص کیساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا" (النساء)

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

"کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے گنجائش نہیں کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی معاملہ میں فیصلہ فرمادیں تو اُن کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار باقی رہے" (الاحزاب)

یعنی اللہ اور اُس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی کے لئے اس اختیار کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ وہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ اللہ اور اُس کے رسول کے فیصلہ کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں صاف صاف ارشاد فرمایا:

"اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑا" (الاحزاب)

بلکہ قرآن کریم میں ان لوگوں کو ڈرایا گیا ہے جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں کہ اُن کی یہ روش بدترین فتنہ اور دردناک عذاب میں انہیں دھکیل کر رہے گی ارشادِ خداوندی ہے:

"اور جو لوگ آپ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں اُنہیں ڈرنا چاہیئے کہ کہیں اُن کو کوئی عظیم فتنہ نہ پیش آجائے یا کہیں اُن کو عذابِ الیم کا سامنا نہ کرنا پڑے" (النور)

شیخ الاسلام علّامہ شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں اُن کے دلوں میں کفر و نفاق وغیرہ کا فتنہ ہمیشہ کے لئے جڑ پکڑ نہ جائے اور اس طرح دنیا کی کسی سخت آفت یا آخرت کے دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔"

Marfat.com

(تفسیر عثمانی)

بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتبّاع کو محبت و محبوبیت الہیٰ کا معیار قرار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ اُسے اللہ سے محبت ہے اور اللہ اُسے محبوب رکھتا ہے تو اس کے دعویٰ کو پرکھنے کا معیار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتبّاع ہے ارشاد باری ہے:

"آپ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہ بخش دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بہت رحم والے ہیں" (آلِ عمران)

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے علاّمہ شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

دشمنانِ خدا کی موالات و محبت سے منع کرنے کے بعد خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا معیار بتلاتے ہیں یعنی اگر دنیا میں آج کسی شخص کو اپنے مالکِ حقیقی کی محبت کا دعویٰ یا خیال ہو تو لازم ہے کہ اُس کو اتباعِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوٹی پر کس کر دیکھ لے ۔ سب کھرا کھوٹا معلوم ہو جائے گا ، جو شخص جس قدر حبیب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ چلتا اور آپ کی لائی ہوئی روشنی کو مشعلِ راہ بناتا ہے اُسی قدر سمجھنا چاہیئے کہ خدا کی محبت کے دعوے میں سچا اور کھرا ہے اور جتنا اس دعویٰ میں سچا ہوگا اتنا ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مضبوط و مستعد پایا جائے گا جس کا پھل یہ ملے گا کہ حق تعالیٰ اُس سے محبت کرنے لگے گا اور اللہ کی محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتبّاع کی برکت سے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے اور آئندہ طرح طرح کی ظاہری باطنی مہربانیاں مبذول ہوں گی" (تفسیرِ عثمانی)

یہ چند آیات نمونے کے طور پر پیش کردی ہیں ورنہ بیشمار آیات اس بات پر شاہد ہیں کہ اللہ کی اطاعت کی طرح رسول کی اطاعت لازمی ہے اور فرموداتِ خداوندی کی طرح ارشاداتِ نبوی پر عمل پیرا ہونا اور انہیں حرزِ جان بنانا بھی لازمی ہے ۔ جس طرح ایمان کے معاملہ میں اللہ اور اُس کے رسول کے درمیان تفریق نہیں ہو سکتی کہ ایک

Marfat.com

کو مانا جائے اور دوسرے کو نہ مانا جائے اسی طرح کلام اللہ اور کلامِ رسول میں بھی تفریق نہیں ہو سکتی ایک کو تسلیم کرنے سے بہر صورت دوسرے کو تسلیم کرنا پڑے گا اور اُن میں سے ایک کے انکار سے خود بخود، دوسرے کا انکار ہو جائے گا۔ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو جو (قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے) اور آپ کے ارشاداتِ طیبہ کو (جو قرآن کا بیان ہیں اور قرآنِ کریم کو سمجھانے والے ہیں) نکال دیا جائے تو پھر قرآنِ کریم پر عمل کا دعویٰ اور اُس پر ایمان لانے کا دعویٰ تسلیم کیا جاسکتا ہے ہرگز نہیں۔

مگر کس قدر افسوس ہے کہ آج جدید دور کا ایک تعلیم یافتہ طبقہ مصر ہے اس بات پر کہ کلام اللہ پر تو ایمان لایا جائے مگر کلام رسول کو چھوڑ دیا جائے۔ اللہ کی اطاعت تو لازمی ہے مگر رسول کی اطاعت سے روگردانی کی جائے۔ اور اپنے اس باطل دعویٰ پر بڑی زور و شور سے بحث کرتے ہیں اور چند لایعنی اور باطل مغالطوں سے سادہ دل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس فتنہ کی کجی ملاحظہ کیجئے کہ دینِ قیّم کے وہ صاف اور واضح احکام اور قطعی و روشن مسائل جن میں کل تک کسی ادنیٰ تردّد و شک کی ادنیٰ سی گنجائش تک نہیں تھی آج اُنہی مسائل و احکام کو غلط بتایا جارہا ہے۔

اُن حضرات کی کور چشمی ملاحظہ ہو کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسولِ برحق مانتے ہیں اور اُس پر بھی متفق ہیں کہ آپ علم و عرفان کے سرچشمہ ہیں مگر پھر بھی اس پر بحث کرتے ہیں کہ رسول کو رسول ماننے کے بعد اُن کی بات (حدیث) پر اعتماد کیا جائے یا نہیں جب آپ کو رسولِ برحق تسلیم کر لیا تو اب آپ کا ہر حکم ماننا لازمی اور ضروری ہے۔

بات دور چلی گئی بات ہو رہی تھی عظمتِ حدیث اور ضرورتِ حدیث کی۔ اللہ تعالیٰ نے اطاعتِ رب کے ساتھ اطاعتِ رسول کو بھی ضروری قرار دیا ہے اور قرآن و حدیث دونوں ہی اسلام اور مسلمانوں کے لئے سرمایۂ افتخار اور دستورِ ہدایت ہیں اُن پر عمل پیرا ہو کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہوا جاسکتا ہے اسی لئے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا:

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک اُن کا دامن مضبوطی سے تھامے رہو گے ہر گز گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ اور دوسری سنّتِ رسول اللہ" (موطا امام مالک) اور یہ حقیقت ہے کہ جب تک کہ امّتِ مسلمہ نے قرآنِ کریم کی تعلیمات اور ارشاداتِ نبوی کو سینے سے لگائے رکھا، اُن پر عمل پیرا رہے کامیابی وکامرانی نے اُن کے قدم چومے، وہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہتے ہوئے ترقی کی منازل طے کرتی رہی، جب تک مسلمانوں نے کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کو اپنا محور و مرکز بنائے رکھا وہ ترقی کے بام عروج پر پہنچے، قرآن وحدیث کو حرزِ جان بنانے سے اُن کے دل میں ایسی یقین کی کیفیت پیدا ہوئی کہ دنیا کی بے ثباتی اُن پر واضح ہوتی چلی گئی۔ یہی یقین کی دولت تھی کہ وہ بڑے سے بڑے جابر سے جاٹکرائے، ہر سلطنت کو اُن سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جانا پڑا۔ نہ سمندر کی گہرائی اُن کے قدم روک سکی اور نہ صحرا کی وسعتیں اُن کی راہ میں رکاوٹ بنیں۔

قرآن وحدیث پر عمل کرنے سے ایک ایسا صالح معاشرہ وجود میں آیا تھا جس میں اخلاق واخلاص پایا جاتا تھا، صدق وصفا سے متّصف تھا، صلہ رحمی، جود وسخا، شرافت و مروّت ان میں پائی جاتی تھی۔ خاندانی اور اُس وقت کے سیاسی نظام کو اُس صالح معاشرہ نے جڑ سے اکھاڑ پھینکا تھا، اس معاشرہ نے انسان کو غلامی کے عفریت کے پنجۂ استبداد سے نجات دلائی تھی۔ ضلالت وجہالت کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت وسعادت کی روشن شاہراہ پر لا ڈالا تھا۔ انسان باہم شیر وشکر تھے۔ خاندانی عصبیت ناپید ہو چکی تھی، قوم، قبیلہ، ملک، وطن، رنگ ونسل کے سینکڑوں اختلافات کے باوجود وہ دینی اخوّت و محبت کی ایک لڑی میں پروئے ہوئے افراد بن چکے تھے۔ یہ سب کرشمہ تھا قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہونے کا۔

اور جب امّتِ مسلم نے قرآن وحدیث کو کو پس پشت ڈال دیا تو وہ ترقی کے بجائے پستی میں گرتے چلے گئے۔ ذلّت اُن کا مقدّر بن گئی، وہ محکوم اور دوسروں کے

Marfat.com

دستِ نگر ہوتے چلے گئے ۔آج عصبیت کا عفریت ننگا ناچ رہا ہے ، بھائی بھائی کا دشمن ہے ، نہ رشتوں کا پاس ہے اور نہ دینی اخوّت کا لحاظ ، معاشرہ بدامنی کا شکار ہے ، عالمی سطح پر مسلمان ہر جگہ رسوا ہو رہا ہے اور غیروں کے ہاتھوں پٹ رہا ہے ، ہر طرف شور و غوغا ہے مگر اس ذلّت سے چھٹکارے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ۔ عقل حیران ہے کہ وہ قوم جس نے ساری دنیا کو تہذیب و تمدن کا درس دیا آج وہ خود کیوں غیر مہذّب ہے ، جس قوم نے بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر بندوں کے رب کی عبادت کا خوگر بنایا آج وہ خود کیوں غیروں کے سامنے ذلّت سے سر جھکانے پر مجبور ہے ، جس قوم نے پوری دنیا پر حکمرانی کی آج وہ خود کیوں محکوم ہے ، جس قوم نے عالمِ انسانیت کو غلامی سے نجات دلائی آج وہ خود کیوں دوسروں کی دستِ نگر ہے ۔ بڑے بڑے دانشور اسی سوچ و فکر میں غلطاں و پریشان ہیں لیکن "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق بہتری کے بجائے قوم مزید ابتری کی طرف جا رہی ہے ۔ وجہ ظاہر ہے کہ اصل علاج کی طرف توجہ ہی نہیں دی جاتی قوم کی اصلاح کا نسخہ آج بھی وہی سابقہ نسخہ ہے کہ قرآن و حدیث کو پھر سے اپنی زندگیوں میں لے آؤ ، قرآن و حدیث پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہو جاؤ تو پھر سے عظمتِ رفتہ بحال ہو سکتی ہے ۔ مسلمان پھر اُسی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتا ہے جو آج صرف ایک قصۂ پارینہ بن چکی ہے ۔

یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں ایک طبقہ قرآن و حدیث کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہا ہے ، ہر زمانہ میں ایسے سعادت مند افراد پیدا ہوتے رہے ہیں جنھوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ بنا رکھا ہے کہ وہ خود بھی قرآن و حدیث پر عمل کریں گے اور جس قدر ممکن ہو دوسروں تک بھی قرآن و حدیث کی تعلیمات پہنچائیں گے اور اُنہیں اس پر عمل کی دعوت دیں گے ۔

محترمہ ریحانہ تبسّم فاضلی صاحبہ جن کا میرے دل میں بڑا احترام ہے اُن کی بھی رات دن یہی کوشش ہے کہ قرآن و حدیث کی تعلیم کو عام کیا جائے ، جسم کے ہر رگ و ریشہ میں قرآن و احادیث کی تعلیمات رچ بس جائیں ۔ یہ ہمارا اوڑھنا بچھونا بن جائیں

Marfat.com

خود بھی عمل کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور دوسروں پر بھی یہی محنت کرتی ہیں خصوصاً خواتین کے لئے تو وہ ہمہ وقت کوشاں ہیں کہ کسی طرح اُن کی اصلاح ہو جائے، کیونکہ ایک خاتون کی اصلاح سے پورے گھر کی اصلاح ہوتی ہے۔اس کے بچوں کی صحیح ماحول میں تربیت ممکن ہو سکتی ہے، وہ شوہر پر اثرانداز ہو سکتی ہے۔ بھائیوں کو دین پر آمادہ کر سکتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ریحانہ باجی نے دعوت و تبلیغ کے شعبہ کو مستقل اپنا لیا ہے اگر میں یہ کہوں کہ دعوت و تبلیغ اُن کا اوڑھنا بچھونا بن گیا ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

اُن کا گھر صرف ایک گھر ہی نہیں جہاں بچوں کی دینی تربیت کا سامان ہے بلکہ وہ ایک درس گاہ بھی ہے جہاں محلے سے اور مختلف علاقوں سے خواتین اور بچیاں آکر قرآن وحدیث کا درس لیتی ہیں کبھی یہ گھر تبلیغ ووعظ کی مجلسوں سے آراستہ ہوتا ہے۔اور کبھی دینی اور اصلاحی اُمور کے لئے مشورہ کی آماجگاہ اور صرف گھر میں ہی نہیں بلکہ دوسروں کے گھروں میں جاجا کر وعظ و اصلاح کی مجالس منعقد کرتی ہیں، اور کتنی ہی خواتین ہیں جو اپنے گھروں میں وعظ و تبلیغ کی مجالس کا اہتمام کرتی ہیں اور بڑی عقیدت اور اصرار سے بلا بلا کر لے جاتی ہیں اور ریحانہ باجی ہیں کہ اُنہیں نہ اپنی صحت کی فکر نہ آرام کا خیال ہے اُن خواتین کے بلانے پر کشاں کشاں خوشی کے ساتھ چلی جاتی ہیں کہ شاید میری بات سن کر کسی کی زندگی بدل جائے۔ کسی نصیحت سے متاثر ہو کر کوئی راہ ہدایت پر آجائے اور اُن کے لئے آخرت میں ذریعۂ نجات بن جائے۔ کسی کے دل میں میری بات اُتر جائے اور کل میں اللہ کے حضور سرخرو ہو کر عرض کر سکوں کہ اے اللہ جو دین کا علم آپ نے مجھے عطا کیا تھا وہ میں نے دوسروں تک پہنچایا۔

تبلیغ کا یہ انداز اُن کی تدریس میں بھی پایا جاتا ہے۔ ریحانہ باجی جو تقریباً پچیس سال کے عرصے سے شعبۂ تدریس سے منسلک ہیں اور اب بھی سرسیّد کالج میں پروفیسر ہیں اور تاریخ اسلام اُن کا مضمون ہے۔جب ریحانہ باجی بچیوں کو پڑھاتی ہیں اُس وقت بھی اُن کی کوشش ہوتی ہے کہ تاریخ پڑھانے کے ساتھ ساتھ اُن بچیوں کی تربیت اس

Marfat.com

طرح ہو کہ اُن کا ذہن دین پر عمل کرنے والا اور اُن کا دل قرآن و حدیث سے محبت کرنے والا بن جائے۔

ریحانہ باجی نے صرف تقریر و وعظ اور درس و تدریس کے ذریعہ سے ہی تبلیغ دین کا کام نہیں لیا بلکہ اُنہوں نے اپنی تحریر کو بھی اس کے لئے استعمال کیا۔ مختلف رسائل و جرائد میں اُن کے متعدد مضامین شائع ہوئے۔ اسی سلسلہ میں اُنہوں نے اپنے جذبات و خیالات، اپنی دل کی لگن، اضطراب و بے قراری کے اظہار کے لئے شاعری کا سہارا لیا۔

جب عرضِ غم کی کوئی بھی صورت نہ بن سکی
ہم اُن کی بزمِ ناز میں لے کر غزل گئے

کیونکہ بعض اوقات بڑی بڑی تقاریر اس قدر موثر نہیں ہوتی جو ایک شعر میں کہی ہوئی بات اثر انداز ہوتی ہے۔ اصنافِ سخن میں شعر انسان کی پسندیدہ صنف ہے۔ اس کی طرف دل جلدی مائل ہوتا ہے۔ اور بات دل و دماغ میں بیٹھ جاتی ہے اور دیر تک یاد رہتی ہے اسی لئے ریحانہ باجی نے اس پسندیدہ صنف کے ذریعہ ملّتِ اسلامیہ کے افراد میں خصوصاً خواتین میں ایک ذہنی، دینی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے لئے اُنہوں نے احادیثِ مبارکہ کی طرف توجہ دی اور احادیثِ مبارکہ کے عظیم ذخیرہ میں سے ایسی احادیث کا انتخاب کیا جو عملی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں جن میں عمل کی دعوت ہے اُن احادیث کا انتخاب کر کے اُنہیں نظم کا پیرایہ دیکر اپنے حسنِ تخیّل سے ایک گلزار مہکا دیا ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حدیث، آپ کا ہر قولِ مبارک اپنی جگہ ایک روشن مشعل ہے مگر آج کے اس دور میں بہت سے لوگ تو قرآن وحدیث کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور بہت سے قرآن وحدیث کی طرف التفات تو کرتے ہیں لیکن اُن کا سارا زور علمی موشگافیوں اور دقیق نکتہ سنجیوں میں صرف ہو جاتا ہے اُن کے یہاں عمل یا دعوتِ عمل کا کوئی پہلو نہیں پایا جاتا اور یہی لوگ اپنی دانست میں دانشور اور مذہبی اسکالر کہلاتے ہیں حالانکہ آج کے دور میں جب کے قوم عمل سے دور ہوتی جا رہی ہے

Marfat.com

اس دور میں علمی موشگافیوں کی نہیں عمل کی ضرورت ہے ریحانہ باجی نے اپنی اس کتاب میں وہی احادیث منتخب کر کے منظوم کی ہیں جو عمل سے تعلق رکھتی ہیں اور یوں اپنی محنت سے انہوں نے "روشنی کے سلسلے" ہمارے سامنے پیش کر دیئے ہیں۔

چنانچہ اس کتاب میں فضائلِ ذکر، کلمہ طیبہ کی حقیقت و فضیلت، تقویٰ کے علاوہ ارکانِ اسلام توحید، نماز، روزہ، زکوۃ سے متعلق احادیث کا منظوم ترجمہ انتہائی خوبصورت انداز میں پیش کر دیا ہے۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں چند نصیحتیں ارشاد فرمائی قدرے طویل حدیث ہے جسے بڑے ہی خوبصورت انداز میں ریحانہ باجی نے اس کا ترجمہ پیش کیا ہے۔

"روشنی کے سلسلے" سے پہلے ریحانہ باجی کا ایک نعتیہ مجموعہ "مہکتے حرف" کے نام سے آچکا ہے اس "مہکتے حرف کا تعارف کراتے ہوئے سوز شاہجہان پوری نے لکھا تھا۔

"محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی کا نعتیہ کلام، کلامِ موزوں کی شکل میں ایک سیلِ رواں ہے، ایک مسلسل تڑپ ہے، جذبات کا ایک طوفان ہے جو امڈا چلا آرہا ہے، نعت کا ہر شعر عشق رسول میں ڈوبا ہوا ہے، جذبات ہیں کہ کسی جگہ ٹھہرنے کا نام ہی نہیں لیتے اور مسلسل اپنی ہیئت الفاظ کے پیکر میں ڈھلتے چلے جاتے ہیں یہ ہے وہ مقام جسے عشق رسول سے تعبیر کیا جاتا ہے"

سوز صاحب نے جن خیالات کا اظہار "مہکتے حرف" کے لئے کیا ہے بالکل یہی بات اس مجموعہ میں پائی جاتی ہے۔ کہ کلام میں اس قدر روانی ہے کہ قاری بھی مسلسل اس روانی کے ساتھ آگے بڑھتا رہتا ہے وہ کہیں رکتا ہی نہیں۔ اور سچّے کلام کی خاصیت یہی ہے کہ کہنے والا مخاطب قاری کو اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کر دیتا ہے اور مخاطب بھی وہی جذب و کیف محسوس کرتا ہے جس سے متکلم دوچار ہوتا ہے۔ کیونکہ اس طرح کی شاعری میں صرف مضمون آفرینی سے کام نہیں بنتا بلکہ اُس کے لئے دل و دماغ کی ہم آہنگی ضروری ہے اور دل اور اس کے مطالبوں کو پہلے غلامیٔ رسول میں دینا پڑتا ہے۔ اور آگاہی کی اس منزل تک پہنچنے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے جس پر پہنچ کر منصب

Marfat.com

رسالت کے مفاہیم و مطالب دل و نظر کی متاع بن جاتے ہیں۔

"روشنی کے سلسلے" کا مقصد اپنی شاعری کا اظہار نہیں بلکہ احادیث کو اچھے انداز میں پیش کرنے کا ایک جذبۂ تبلیغ ہے اس لئے زبان انتہائی سادہ مگر دلنشیں ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ پورا مجموعہ سہلِ ممتنع کا ایک شاہکار ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ فنی لحاظ سے تو اہل فن ہی کچھ فرما سکیں گے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ احادیث کی پوری پوری ترجمانی کی گئی ہے اور کہیں بھی حدیث کو روح کی مجروح نہیں ہونے دیا۔ ایک خوبی اس مجموعہ کی یہ ہے کہ پہلے حدیث شریف کا پورا ترجمہ دیا گیا پھر اُس کا منظوم ترجمہ پیش کیا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق کو سب سے پہلے قبول کرنے والی قدوسیوں کی جماعت جسے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم سے تعبیر کیا جاتا ہے، جنہوں نے آقائے نامدار ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینۂ جمال جہاں آرا کو سامنے رکھ کر اپنی زندگیوں کو سنوارا تھا، جنہوں نے آقا کی ایک ایک ادا کو اپنانے کی کوشش کی جنہوں نے جانثاری کی نئی نئی مثالیں قائم کیں، جن کو قرآن کریم نے سب سے پہلے خیر اُمت کا لقب دیا۔ رضی اللہ عنھم ورضوعنہ "(اللہ اُن سے راضی ہوا وہ اللہ سے راضی ہوئے) کا تصدیق نامہ جاری کیا، جو بہت مختصر سی مدت میں ساری دنیا پر چھا گئے، قیادت و سیادت جن کے گھر کی باندی تھی، فتح و کامرانی جن کے قدم چومتی تھی، جنہوں نے کجکلاہوں کا غرور خاک میں ملایا، قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج کو پاؤں تلے روندا، وہ جس علاقہ میں فاتحانہ داخل ہوئے وہاں ایسی مقدّس فضا پیدا کی کہ مفتوح اقوام نے اُنہیں فرشتہ گردانا قرآنِ کریم نے ان کو معیار حق قرار دیا۔ اُس مقدس جماعت کے ساتھ محبت ایمان کی علامت ہے کیونکہ اس جماعت سے محبت در حقیقت اللہ کے رسول سے محبت ہے۔ اُس مقدّس جماعت کے تذکرے سے دل و دماغ کو جلا ملتی اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ریحانہ باجی کے پہلے نعتیہ مجموعہ میں بھی صحابۂ کرام کا تذکرہ ملتا ہے اور پیش نظر مجموعہ میں بھی، "مہکتے حرف" میں خلفائے اربعہ حضرت ابو بکر صدیق،

Marfat.com

حضرت عمر ، حضرت عثمان ، حضرت علی کے علاوہ حضرت امیر معاویہ ، حضرت بلال حبشی ، حضرت خبابؓ ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا و عنھم کا تذکرہ ہے تو پیشِ نظر مجموعہ میں حضرت زید بن حارثہ ، حضرت حمزہ ، حضرت خالد بن ولید ، حضرت حسن حضرت حسین رضی اللہ عنھم کے تذکرے سے مہک رہا ہے ۔

اسی طرح امّہات المومنین رضی اللہ عنھما جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی کو دیکھ کر سمجھ کر امّت کے سامنے پیش کر کے امتِ محمدیہ پر احسانِ عظیم کیا ہے ریحانہ باجی کا کلام اُن کے حسین تذکرے سے بھی مہک رہا ہے چنانچہ ’’مہکتے حرف‘‘ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ تھا تو اس مجموعہ میں حضرت سوداء ، حضرت حفصہ ، حضرت زینب ، حضرت اُم سلمیٰ ، حضرت زینب بنت جحش ، حضرت جویریہ حضرت اُم حبیبہ ، حضرت صفیہ ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنھما کا روشن تذکرہ موجود ہے اس طرح تمام ازواج مطہرات کا تذکرہ مکمل ہو گیا اس کے علاوہ بھی کئی تاریخی واقعات کو منظوم کیا اور اس طرح ریحانہ باجی نے اپنے مضمون تاریخِ اسلام سے بھرپور فائدہ اٹھایا ۔ اللہ تعالیٰ ریحانہ باجی کی اس کاوش و کوشش کو قبول فرمائے ۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ۔ اللہ تعالیٰ اخلاص و استقامت سے ہم سے بھی اور ریحانہ باجی سے بھی دین کا کام لیتا رہے کیونکہ یہی اخلاص تمام عمل کی جان ہے کہ اخلاص کی بدولت ادنیٰ اور معمولی عمل بھی جاندار و وزنی ہو جاتا ہے اور بغیر اخلاص کے بڑے سا بڑا عمل بھی بے وزن و بے وقعت بلکہ وبالِ جان بن جاتا ہے ۔

مُفتی خالد محمود

نائب مدیر اقراء روضتہ الاطفال کراچی

۳۱ / اگست ۱۹۹۴ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

"اعلیٰ مقصد کی شاعری"

محترمہ ریحانہ تبسّم فاضلی صاحبہ کی دعائیں ہمارے ساتھ اُس وقت سے ہیں جب آج سے آٹھ سال قبل اُنہوں نے اپنے بچے کو حفظِ قرآن کی تعلیم کے لئے اقراء روضۃ الاطفال میں داخل کرایا تھا۔ اقراء کا مقصد بھی حفظِ قرآن کی تعلیم کو عام کرنا بلکہ تعلیم کی بنیاد بنانا ہے اور یہی جذبہ کیونکہ ریحانہ باجی کا بھی تھا۔ چنانچہ اُن کے صاحبزادے احمد نعمان فاضلی نے اقراء سے حفظِ قرآن کیا اور دوسرے بچے رافع مجاہد فاضلی بھی حفظِ قرآن کی تکمیل کر چکے ہیں۔

اُس وقت سے ریحانہ باجی کی شفقتیں ہمیں حاصل ہیں اُن کے مفید مشوروں سے ہم نے بہت فائدہ اٹھایا اور ریحانہ باجی کو جب کبھی کسی دینی اور علمی کام کے لئے دعوت دی تو اُن کی طرف سے انکار نہیں ہوا۔ مگر میں عرصہ ساڑھے تین سال سے بسلسلۂ تعلیم مکہ مکرّمہ میں مقیم ہوں۔ اس لئے بہت زمانہ سے ملاقات نہ ہو سکی تھی۔ تعطیلات کے دوران کراچی آیا ہوا تھا کہ محبِّ مکرّم محترم پروفیسر فاضلی صاحب (جو کہ ہمیشہ اپنے اور دیگر شاعروں کے خوبصورت اشعار سنا کر اور اپنی خیال انگیز مگر دلچسپ باتوں سے دل و دماغ کو مسرور کرتے رہتے ہیں) کا فون آیا اور حسب عادت ایک شعر بھی سنایا اور حال احوال دریافت کر کے باجی کے مجموعۂ کلام پر لکھنے کے لئے کہا۔ مجھے بڑی خوشگوار حیرت ہوئی کہ ریحانہ باجی بھی شاعری کرتی ہیں کیونکہ اس سے پہلے کبھی انکا یہ کمال سامنے نہیں آیا تھا۔ مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اس سے پہلے اُن کا نعتیہ کلام کا مجموعہ کتابی شکل میں آچکا ہے اور جب برادرِ محترم مفتی خالد محمود صاحب نے " مہکتے

Marfat.com

حرف" کتابی شکل میں اور "روشنی کے سلسلے" کا مسودہ دکھایا تو دلی مسرت اور انتہائی خوشی ہوئی لیکن فاضلی صاحب نے کچھ لکھنے کا حکم دے کر مجھے امتحان میں ڈال دیا اور میں سوچ رہا ہوں کہ کیا لکھوں کہ میں اس کوچہ کا رہ نورد نہیں ہوں، شاعری یا کسی شاعر کے متعلق کچھ کہنا تو بڑی بات ہے میرے لئے تو "سخن فہم" ہونے کا دعویٰ کرنا بھی مشکل ہے۔ نیاز فتحپوری نے بمبئی کے ایک مشاعرے میں اپنے خطبہ صدارت میں کہا تھا۔ کہ شعر فہمی شعر گوئی سے زیادہ مشکل ہے اس میں وہی فرق ہے جو چاہنے اور چاہے جانے میں ہے۔ جو کچھ عمر اللہ تعالیٰ نے مجھے دی ہے وہ ایسے خشک اور آتشیں مسائل و مباحث کی وادیوں میں گزری ہے جہاں حسین و نازک خیالات کے پر جلتے اور شعر و شاعری کا پتہ پانی ہوتا ہے۔ جس شخص کے شب و روز صحرا نوردی میں گزرتے ہوں وہ بہار و گلزار پر کیا تبصرہ کرے اسلئے نہ اُسکی تعریف کا کوئی بھروسہ نہ تنقید کا اعتبار مگر مجھے معلوم ہے کہ ریحانہ باجی کا حکم اور فاضلی صاحب کا فرمان ٹالنا میرے بس میں نہیں اسلئے تعمیلِ حکم میں چند سطریں لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

محترمہ ریحانہ باجی جو تاریخِ اسلام کی اُستاد ہیں اور اُنہوں نے اپنے آپ کو تبلیغ و تعلیم اور درس و تدریس کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ اور اُن کے رات دن اسی میں صرف ہوتے ہیں اُن کا پہلا نعتیہ مجموعہ "مہکتے حرف" دو سال پہلے شائع ہو چکا ہے۔ اس نعتیہ مجموعہ میں عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی نعتیں اس بات کی مظہر ہیں کہ آپ کو سرورِ کائنات رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر والہانہ محبت اور قلبی لگاؤ ہے۔ اور کیوں نہ ہو جس طرح "مہکتے حرف" میں فرح اصغر نے لکھا ہے کہ ریحانہ باجی بہت عرصہ تک شعر کہتی رہی ہیں مگر اُن کا یہ شاعری کا سلسلہ رک چکا تھا۔ مگر جب ۱۹۹۱ء میں حجِ بیت اللہ کے لئے آپ گئی ہیں تو روضۂ اقدس کے پاس اُن کے دل میں نعت کا نور اُترنے لگا اور ایک طویل عرصہ کے بعد شاعری نے اپنا رنگ بدل کر اور غزل نے نعت کا روپ دھار کر اُن کے دل و دماغ میں جگہ بنا لی یہی وجہ ہے کہ اُن کی شاعری میں طوافِ بیت اللہ، صفا مروہ کی سعی، مدینۂ منوّرہ اور اُس کی انوار و تجلّیات کا تذکرہ کثرت

Marfat.com

سے ملتا ہے ۔ خود ریحانہ باجی نے اپنے ایک شعر میں کہا جسے انہوں نے اپنے احساس و شعور کی آواز قرار دیا ہے کہ ۔

دعویٰ سخن وری کا تبسّم نہیں مجھے
یہ جو کہی ہے نعت سو ہے اُن کا التفات

بہر حال عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی اُن کی نعتوں میں رنگِ تغزل پوری آب و تاب کے ساتھ جھلکتا نظر آتا ہے جو اُن کے شاعرہ ہونے کا پورا پورا احساس دلاتا ہے ۔ اور فن کی نزاکتوں کا خیال رکھتے ہوئے جس خوبصورتی سے تاریخی واقعات کو نظم کیا ہے وہ اُن کی شاعری میں کمال کے ساتھ اس کی غمازی کرتا ہے کہ اُنہوں نے اپنے مضمون "تاریخِ اسلام" سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے ۔

نعت کہنا اور اس میں راہِ اعتدال پر قائم رہتے ہوئے حدِّ ادب کو برقرار رکھنا انتہائی مشکل اور کٹھن مرحلہ ہے اور اس میں انفرادیت پیدا کرنا مشکل تر ہے ۔ مگر خوشی ہے کہ ریحانہ باجی نے اس مشکل کو آسان کر دکھایا اور اس انتہائی دشوار گزار مرحلے کو انتہائی خوش اسلوبی سے طے کر لیا ہے ۔ اور یہ سب اُن پر اللہ کا فضل و کرم اور محبتِ رسول کا ثمرہ ہے ۔ اُن کا دوسرا مجموعہ "روشنی کے سلسلے" جو اس وقت میرے پیش نظر ہے اس کے سرسری مطالعہ سے ہی مجھے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گیا کہ یہ کام جس کی تکمیل کا بیڑہ اُنہوں نے اٹھایا ہے پہلے کام سے زیادہ کٹھن اور دشوار ہے کیونکہ اوّل تو اتنے بڑے ذخیرۂ احادیث میں سے احادیث کا انتخاب مشکل ہے اور پھر اُن احادیث کا منظوم ترجمہ کرنا انتہائی جانکاہ اور عرق ریزی کا کام ہے اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس طوفان بلاخیز سے گزرے ہیں ۔ شاعر کو شمع و پروانہ کی طرح جل کر خاکستر ہونا پڑتا ہے جب کہیں جا کر کسی اچھے شعر کی تخلیق ہوتی ہے ۔

سب میری روشنئ جاں حرفِ سخن میں ڈھل گئی
اور میں جیسے رہ گیا ایک دیا بجھا ہوا

ترجمے میں جب تک تخلیق کی عظمت پیدا نہیں ہوتی بات نہیں بنتی، محترمہ ریحانہ

Marfat.com

باجی نے اس مجموعہ میں حتی المقدور کوشش کی ہے کہ وہ تخلیق کی عظمت کو ترجمہ میں پیدا کر سکیں تاکہ بات بن جائے اور بلاشبہ اُن کی یہ کوشش داد و تحسین کی مستحق ہے کتاب طباعت کے آخری مراحل میں ہے تعمیل حکم میں یہ چند سطور سپرد قلم کر دی ہیں مجھے یقین ہے کہ قارئین اس مجموعہ کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے اور جس مقصد کے لئے اسے ترتیب دیا گیا وہ مقصد ضرور حاصل ہوگا۔

مُفتی مزمّل حُسین کاپڑیا
(جامعۂ اُم القریٰ مکۂ مکرّمہ)
۳۱/اگست ۱۹۹۴ء

Marfat.com

"روشن کرنیں"

جس کی خوشبو سے مہک اُٹھے چمن زارِ خیال
دشت احساس میں وہ پھول کھلا دے یارب

ریحانہ تبسم فاضلی کے دل کی صدا اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ درِ مستجاب کھلا دعا قبول ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ریحانہ تبسم فاضلی نے

ع کتابِ زندگی کے ہر ورق پر
میں تیرا نام پڑھنا چاہتی ہوں

کے مصداق "کتابِ زندگی" کے ہر ورق پر اُسی نام کو پڑھنا شروع کر دیا۔

ہمیں نہیں معلوم ریحانہ کس پایہ کی شاعرہ ہیں۔ کہ شاعرہ ہیں بھی یا نہیں۔ یہ تو شاعری کے پیمانے بنانے والے جانیں اور وہ بھی کیا جانیں۔ مجھے تو صرف اتنا پتہ ہے کہ ریحانہ کے دل سے آواز آتی ہے اور دلوں کو چھوتی اور اپنا دیرپا اثر چھوڑ جاتی ہے۔ جب وہ کہتی ہیں۔

ع کوئی پوچھے جو اگر معنئ قرآں مجھ سے
میں اُسے سیرتِ سرور کا خلاصہ لکھوں
وہ جو منشورِ ہدایت ہے زمانے کے لئے
اُس کے ہر لفظ کو میں علم کا دریا لکھوں

تو کون ایسا شخص ہوگا۔ جو بجائے سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر توجہ دینے کے شاعری کے معیار کو جانچے گا۔ کیونکہ پروفیسر کلیم الدین احمد جیسے نقاد کو امیر خسرو سے

Marfat.com

لے کر دورِ جدید تک کوئی شاعر ہی نظر نہیں آیا۔ نوح ناروی جو زبان کا مستند شاعر تھا۔ اس کے متعلق موصوف فرماتے ہیں کہ مجھے حیرت ہے بیسویں صدی میں لوگ نوح ناروی کو بھی شاعر سمجھتے ہیں۔ جب ہماری تنقید کا یہ معیار ہوگا تو آپ خود سوچیں اور فیصلہ کریں کہ اس عملِ جراحی سے کون محفوظ رہے گا۔

اُردو ادب میں ادبی معرکے میر و سودا، غالب و ذوق، آتش و ناسخ، انیس و دبیر، جُرات و انشاء اور امیر و داغ کے مشہور ہیں اس کے علاوہ بھی ہماری اُردو شاعری کی تاریخ ان معرکوں سے بھری ہوئی ہے اور ہمارے ناقدانِ فن نے اس سلسلے میں بڑی گُل افشانیاں کی ہیں۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتی۔ اور نہ ہی یہ میرا منصب ہے، میں اس سلسلے میں اپنی ایک رائے رکھتی ہوں۔ میرے نزدیک شاعر کا کلام اس کا سب سے بڑا تعارف ہے میں اسی نظریہ کی روشنی میں کسی شاعر کا تجزیہ کرتی ہوں اور بس......

بات ہو رہی تھی ریحانہ کی شاعری کی اور بات کہاں سے کہاں تک پہنچ گئی۔ ریحانہ تبسم نے اپنے ایک شعر میں اپنے نعتیہ نکتۂ نظر کی خود وضاحت کی ہے۔

ط جی چاہتا ہے نعت میں لکھوں اچھوتی بات
وہ بات جو سبھی نے لکھی ہے میں کیا لکھوں

اس کے سوچنے کا یہی انداز بالکل اچھوتا اور نیا ہے۔ سوچ کا یہ وہی انداز ہے جو شاعر کو شاعری کی نئی منزلوں سے روشناس کراتا ہے۔ یہی تجسس شاعر کو ایک دن وہ مقام عطا کرتا ہے جس کی حسرت میں اربابِ فن سراپا اضطراب بنے رہتے ہیں۔

یہی ذوقِ جستجو ریحانہ تبسم کو "روشنی کے سلسلے" سے منسلک کر دیتا ہے۔ روشنی کی ان کرنوں کو اُنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مقدّسہ سے چُن کر اپنی کتاب کی زینت بنایا۔ تمام ارکانِ دین سے متعلق جن احادیث کا انتخاب کر کے ریحانہ نے اُنہیں منظوم کیا ہے وہ جہاں ایک طرف پڑھنے والوں کی آنکھوں کو بینائی، ذہنوں کو نور اور روح کو بالیدگی عطا کرتی ہیں۔ تو دوسری طرف اُن کو دعوت فکر و

Marfat.com

عمل بھی دیتی ہیں۔ اگر ہم ان احادیثِ مبارکہ کو حرزِ جاں بنا کر اپنے عمل میں سجالیں۔ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خسارہ سے محفوظ ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس کی خوشخبری خود اللہ تعالیٰ نے "قرآن کریم" میں جگہ جگہ سنائی ہے۔

جہاں تک میں سمجھتی ہوں کہ ریحانہ کو شاعری سے زیادہ اپنا مقصد عزیز ہے۔ اسی لئے وہ نئی نسل کو امّہات المومنین کی سیرت سے روشناس کرانا چاہتی ہیں۔ تاکہ نئی نسل کی بیٹیاں اپنی مقدّس اور عظیم ماؤں کی مثالی سیرت کو اپنے ذہن و دل میں بسا کر اپنی زندگی کے دھارے کو صحیح سمت میں موڑ سکیں۔ ریحانہ کیونکہ خود بھی احکامِ شریعت کی پابندی کرنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتی ہیں۔ اسی لئے وہ دوسروں کو بھی اُنہی احکامات کا پابند دیکھنا پسند کرتی ہیں۔ شاید حالی کی طرح وہ بھی نئی نسل کو یہ بتانا چاہتی ہیں کہ غزل کہنا ہی ادب نہیں بلکہ امّہات المومنین کا ذکر اور صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کا تذکرہ بھی ادب ہے۔ ویسے تو ریحانہ نے شاعری کے اُصول و ضوابط کو بھی پیشِ نظر رکھا ہے۔ لیکن مقصد کی خاطر اُصول و ضوابط ٹوٹ بھی جائیں۔ تو اُنہیں اس کی پرواہ نہیں۔ ریحانہ تو کیا؟ علامہ اقبال جیسے مفکر شاعر نے جب اصلاحی جذبے سے سرشار ہو کر شاعری کی اُس میں انہوں نے شاعری کے معیار کو اپنے مقصد کے سامنے زیادہ اہمیت و وقعت نہیں دی۔ اُن کی شاعری پر تنقید کی گئی کہ اس میں زبان کی غلطیاں ہیں۔ جس کا جواب اُنہوں نے یہ دیا کہ جو پیغام میں قوم کو دینا چاہتا ہوں۔ اگر وہ پیغام پہنچ گیا تو میرا مقصد پورا ہو گیا۔ باقی رہا زبان کا مسئلہ تو وہ اہلِ زبان جانیں

....

ریحانہ تبسم نے "مہکتے حرف" سے اپنی نعتیہ شاعری کا آغاز کیا تھا۔ جو "خطیب الامم" سے گزر کر "روشنی کے سلسلے" تک جا پہنچا۔ یہ سفر ریحانہ نے بڑی ہمت و استقلال سے طے کیا۔ مجھے یقین ہے کہ اُن کے ذہنی سفر کا یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ آخر میں، میں اتنا اور کہوں گی کہ انہوں نے "کفّارہ" جیسی نظم لکھ کر "روشنی کے سلسلے" سے

Marfat.com

وابستہ ہونے والوں کو ایک نئی راہ دکھائی ہے ۔ کیونکہ ندامت اور توبہ غلطیوں کا "کفارہ" بن کر اللہ کی رضامندی کا سبب بن جاتی ہے اللہ تعالیٰ سبحانہ کی اس کوشش کو قبول فرما کر اپنی مزید رحمتوں کے دروازے اُن پر کھول دے ۔ آمین

پروفیسر شکیلہ افضل
شعبۂ اردو سرسید گورنمنٹ گرلز کالج
ناظم آباد، کراچی
۱۲/ ستمبر ۱۹۹۴ء

..........***..........

Marfat.com

"انقلابِ عظیم"

ریحانہ تبسّم فاضلی کو میں اُس وقت سے جانتی ہوں۔ جب ۲۴ برس پہلے سراپا غزل لڑکی خود "غزل" کہا کرتی تھی ۔۔۔۔۔ پھر ایک انقلاب آیا اور میں نے اُسے شاعری کے نام پر "لاحول" پڑھتے بھی دیکھا۔ اور اب ایک انقلاب عظیم یہ ہے۔ کہ وہ پھر شعر کہنے لگی ہے۔

ریحانہ تبسّم فاضلی نے برسوں درِ شاعری خود پر بند رکھا مگر قسمت اس پر متبسّم تھی کہ دیارِ حبیب میں یہ قفل ایسا کھلا کہ اب حمد و ثنائے کبریا اور مدح حبیب کبریا میں شعر ہیں کہ اترتے چلے آتے ہیں۔ اور "مہکتے حرف" بن کر چہار سو خوشبو پھیلا رہے ہیں

ریحانہ تبسّم نے اپنی زندگی تبلیغِ دین کے لئے وقف کر دی ہے چنانچہ پیشِ نظر کتاب میں یہ بات ہرگز اہم نہیں کہ کس پائے کی فنّی مہارت و نزاکت سے شاعری کی گئی ہے۔ اہم بات یہ ہے۔ کہ فضائلِ قرآن، فضائلِ ارکان دین، احادیثِ مبارکہ، امّہات المومنات کی سیرتِ مقدّسہ صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کی صفات حمیدہ کو جس خلوص و سادگی، عقیدت و احترام اور صحت و توانائی کے ساتھ منظوم کیا ہے۔ وہ یقیناً ایک منفرد اور دشوار کام ہے۔

ریحانہ تبسّم عشقِ الٰہی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہے۔ اور اس کے اظہار کے لئے وہ اس درجہ مضطرب اور بے قرار ہے۔ کہ بعید قلیل عرصے میں یہ دوسری کتاب قارئین کی عدالت میں بڑی جرأت کے ساتھ پیش کر رہی ہے۔ اس باشرع ندرتِ فکر پر تبسّم بجا طور پر داد و تحسین کی حقدار ہے۔

پروفیسر برجیس صدیقی
شعبۂ اُردو
سرسیّد گورنمنٹ گرلز کالج ناظم آباد

۲۰ر اگست ۱۹۹۴ء

Marfat.com

"حمد"

تو نے اِذہان کو سنوارا ہے
مُشتِ خاکی کو یوں اُبھارا ہے

کل جہانوں کا تو ہی مالک ہے
تیرا انداز سب سے پیارا ہے

تیرے جلوے ہیں ہر طرف داتا
ہر نظارہ ترا نظارا ہے

سارے عالم کا آسرا ہے تو
بے سہاروں کا تو سہارا ہے

جب بھی طوفاں میں گھر گئے ہیں ہم
تو نے ہی ہم کو پار اتارا ہے

Marfat.com

نارِ نمرود بن گئی گلزار
دوست نے جب تجھے پکارا ہے

تیری رحمت کے بس بھروسے پر
اپنا جیون یہاں گزارا ہے

جتنے بھی روپ ہیں یہ دنیا کے
تیرا ادنیٰ سا اک اشارا ہے

حمد لکھ کر تری تبسّم نے
اپنا نقشِ وفا اُبھارا ہے

Marfat.com

نعت

یہ زمیں بخشی گئی یہ آسماں بخشا گیا
مصطفےٰ کو نور و نکہت کا جہاں بخشا گیا

جس میں بوبکر و عُمر ہیں اور عثمان و علی
کارِ دیں کے واسطے یہ کارواں بخشا گیا

آپ سے پہلے کسی نے جو سماں دیکھا نہ تھا
ربِّ عالم کی طرف سے وہ سماں بخشا گیا

کل جہانوں کی زیارت کا شَرف اُن کو ملا
اُن کو دنیا میں یہ اعزازی نشاں بخشا گیا

جس کے آگے دہر کی سب نکہتیں بھی ہیچ ہیں
آپ کو عقبیٰ کا ایسا گلستاں بخشا گیا

جگمگائے گا جہاں میں جو تبسّم حشر تک
میرے آقا کو وہ تاجِ زرفشاں بخشا گیا

Marfat.com

"سلام"

احمدِ مجتبیٰ سلامٌ علیک
سیدالانبیاء سلامٌ علیک

آ پھنسی ہے بھنور میں کشتیِ غم
آپ ہیں ناخدا سلامٌ علیک

چشمِ رحمت ہمارے حال پہ ہو
یا حبیبِ خدا سلامٌ علیک

مل گیا تجھ سا پیشوا ہم کو
زہے صلِّ علیٰ سلامٌ علیک

بعد اللہ کے خدا کی قسم
تو ہے سب سے سوا سلامٌ علیک

میں تو بندی ہوں میں ہوں کس مد میں
بھیجتا ہے خدا سلامٌ علیک

سن لو روداد اب تبسمؔ کی
تجھ پہ صبح و مسا سلامٌ علیک

نوٹ۔ یہ سلام روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا گیا۔

Marfat.com

"فضائلِ قرآن"

تعلیم ایک نُور ہے انسان کے لئے
قرآن نے خود اِس کی فضیلت بتائی ہے
قرآن کا عِلم حاوی ہے ہر شے پہ دوستو
یہ عِلم وہ ہے جس سے فَضا جگمگائی ہے

Marfat.com

"فضائلِ قرآن"

۱

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
"تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے"

منظوم :

تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے
خود بھی سیکھے قرآں سکھائے بھی

اُس کی تشہیر میں نمایاں ہو
خود پڑھے اُس کو اور پڑھائے بھی

Marfat.com

۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

" (قیامت کے دن) صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔"

منظوم :

آخرت میں صاحبِ قرآن سے
باریٔ تعالیٰ یہی فرمائے گا

تو کلامِ مجید پڑھتا جا
درجے اپنے بلند کرتا جا

اِس کے ہر لفظ کو ٹھہر کر پڑھ
جیسا دنیا میں رہ کے پڑھتا تھا

تیرا رُتبہ مقام وہ ہوگا
آیتِ آخری پہ جب پہنچا

Marfat.com

۳

حضرت عبیدۃ الملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"قرآن والو قرآن شریف سے تیکہ نہ لگاؤ۔ اور اُس کی تلاوت شب و روز ایسی کرو۔ جیسا کہ اُس کا حق ہے کلام پاک کی اشاعت کرو۔ اور اُس کو اچھی آواز سے پڑھو اور اُس کے معانی میں تدّبر کرو۔ تاکہ تم فلاح کو پہنچو۔ اس کا بدلہ دنیا میں طلب نہ کرو آخرت میں اس کے لیے بڑا اجر و بدلہ ہے۔"

منظوم:

قرآن اچھی آواز میں تم پڑھو
شب و روز اُس کی تلاوت کرو

بڑا اجر و بدلہ ہے عقبیٰ میں اُس کا
نظر اُس کے معنی و مفہوم پر ہو

Marfat.com

۴

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
"دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ جیسے کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگتا ہے۔"
پوچھا گیا کہ حُضور اُن کی صفائی کی کیا صورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ
"موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا۔"

منظوم :

ایک پانی کا قطرہ گرنے سے
جیسے آہن پہ زنگ لگتا ہے

جو بھی قرآں سے دور ہوتا ہے
اُس کے دل پہ بھی زنگ آتا ہے

صاف کرنے کا یہ طریقہ ہے
موت کو وہ جو یاد کرتا ہے

پھر کلامِ مجید پڑھتا ہے
اُس بلا سے نجات پاتا ہے

Marfat.com

"فضائلِ نماز"

میں کیا بیاں کروں گی فضیلت نماز کی
سرکار نے خود اِس کی فضیلت بتائی ہے
بندوں کو اپنے رب سے ملاتی ہے یہ نماز
بندوں کی اِس نماز سے قسمت جگائی ہے

Marfat.com

"فضائلِ نماز"

۵

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ارشاد فرمایا کہ
"بندے کو اور کُفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے"
ایک جگہ ارشاد ہے کہ
"ایمان اور کُفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے"

منظوم :

جو نمازوں کو ترک کرتا ہے
کُفر کے وہ قریب جاتا ہے

کُفر و ایماں میں فرق ہے یہ ہی
اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے

Marfat.com

۶

حضرت ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ
"حق تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری امّت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لئے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچ نمازوں کو اُن کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اُس کو اپنی ذِمہ داری پر جنّت میں داخل کروں گا۔ اور جو اُن نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اُس کی کوئی ذِمہ داری نہیں۔

منظوم :

پانچوں نمازیں وقت پہ جو بھی ادا کرے
جنّت میں اُس کے جانے کا میں ذِمہ دار ہوں

جو اہتمام اُس کا نہیں کرتا وقت پر
پھر میں سفارش اُس کی کروں بھی تو کیا کروں

Marfat.com

۷

حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"جو شخص دو نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔"

منظوم :

جو کسی عذر کے بغیر اگر
دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھے

تو سمجھ لے کہ آ گیا ہے وہ
در تلک خود گناہِ کبریٰ کے

Marfat.com

۸

عبداللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔

"قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا اگر وہ اچھی اور پوری نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے اتریں گے اور اگر وہ خراب ہو گئی تو باقی اعمال بھی خراب نکلیں گے۔"

منظوم :

قیامت میں یہ پہلے جان لو تم
نمازوں ہی کی ، کی جائے گی پُرسش

نمازوں کو تم اپنی ٹھیک رکھو
تمہیں کرنی پڑے کتنی ہی کاوش

اگر یہ اچھّی اور پوری ہوئیں تو
پھر اعمالِ دگر بھی اچھّے ہوں گے

ادھوری اور ناقص رہ گئیں یہ
پھر اعمالِ دگر بھی ایسے ہوں گے

Marfat.com

"فضائلِ ذکر"

ذکر کی تو بڑی فضیلت ہے
یہ ہی معراجِ آدمیّت ہے
راضی ہوتا ہے اِس سے خالق بھی
ذکر ہی تو کلیدِ جنّت ہے

Marfat.com

"فضائل ذکر"

حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

٩

"کلمہ طیبہ کی فضیلت"

عن ابی سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ ۔ فرمایا نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

"ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جلّ جلالہٗ کی بارگاہ میں عرض کیا ۔ کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرمادیجئے ۔ جس سے آپ کو یاد کیا کروں ۔ اور آپ کو پکارا کروں ۔"

ارشادِ خداوندی ہوا کہ

"لاالہ الا اللہ کہا کرو"

عرض کیا ۔ "میرے رب میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھی کو عطا ہو"

ارشاد ہوا کہ "اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں ۔ اور دوسری طرف لاالہ الا اللہ کو رکھ دیا جائے تو لاالہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا ۔"

منظوم :

موسیٰ نے بارگاہِ خداوند میں کہا
اک ایسا ورد مجھ کو بتا دے مرے خدا

Marfat.com

جس سے میں تجھ کو یاد ہمیشہ کیا کروں
وردِ زبان و دل جسے تا عمر میں رکھوں

آواز آئی کلمۂ طیب پڑھا کرو
اس کے سہارے جادۂ حق میں بڑھا کرو

اس کو تو ساری دنیا ہی پڑھتی ہے اے خدا
مخصوص میری ذات سے ہو وہ کریں عطا

موسیٰ تم ایک پلڑے میں جا کر رکھو ذرا
دیکھو گے پھر نگاہوں سے تم اپنی یہ سماں

جس میں یہ کلمہ ہوگا جھکا پاؤ گے اُسے
میں کیا بتاؤں خود ہی سمجھ جاؤ گے اُسے

Marfat.com

۱۰ "کلمہ طیبہ کی فضیلت"

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے حُضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ

"میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں۔ جو شخص اس کو حق سمجھ کر اخلاص کے ساتھ دل سے یقین کرتے ہوئے اُس کو پڑھے۔ تو جہنم کی آگ اُس پر حرام ہے"

حضرت عمر نے فرمایا کہ "میں بتاؤں وہ کلمہ کیا ہے۔ وہ وہی کلمہ ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اور اس کے صحابہ کو عزت دی۔ وہ وہی تقویٰ کا کلمہ ہے۔ جس کی حُضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے اُن کے انتقال کے وقت خواہش کی تھی وہ شہادت ہے لا الہ الا اللہ کی۔

منظوم :

یہ تبسّم وہی تو کلمہ ہے
جس نے بخشی رسول کو عظمت

اسی کلمے کے فیض سے دیکھو
خود صحابہ نے پائی ہے عزت

یہ وہ کلمہ ہے جس کو پڑھنے کی
ابو طالب کو دی گئی دعوت

یہی تو ایسا ایک کلمہ ہے
حق سمجھ کر جو اس کو پڑھتا ہے

نارِ دوزخ حرام ہے اُس پر
صدقِ دل سے جو وِرد کرتا ہے

Marfat.com

"فضائلِ ذکر"

۱۱

حضرت ابی الدّردا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

" قیامت کے دن اللہ جَلّ شانہٗ بعض قوموں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ اُن کے چہروں میں نور چمکتا ہوا ہوگا۔ وہ موتیوں کے ممبروں پر ہوں گے۔ لوگ اُن پر رشک کرتے ہوں گے وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے۔" کسی نے عرض کیا۔

" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا حال بیان کر دیجئے کہ ہم اُن کو پہچان لیں"

آپ نے فرمایا

" وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف خاندانوں سے آکر ایک جگہ جمع ہوگئے ہوں۔ اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں۔"

منظوم :

بعض قوموں کا حشر یہ ہوگا
نور چہروں پہ چمکتا ہوگا

ہوں گے وہ موتیوں کے منبر پر
نے شہداء اور نہ انبیاء ہوں گے

حال اُن کا تو کچھ بیاں کیجئے
سب نے پوچھا کہ اے رسولِ خدا

Marfat.com

تاکہ پہچان لیں اُنہیں ہم بھی
سرورِ دوجہاں نے فرمایا

یہ وہی لوگ ہوں گے اے لوگو
کہ جو اللہ کی محبت میں

متّحد ہو کے ایک محور پر
منہمک ہوں خدا کی مدحت میں

Marfat.com

۱۲

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضوان اللہ عنھم اجمعین دونوں حضرات اس کی گواہی دیتے ہیں ۔ کہ ہم نے حُضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔ ارشاد فرماتے تھے کہ "جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو ۔ فرشتے اُس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں ۔ اور رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے ۔ سکینہ اُن پر نازل ہوتی ہے اور جلّ شانہ اُن کا تذکرہ اپنی مجلس میں تفاخر کے طور پر کرتے ہیں ۔"

منظوم :

جو ذکرِ حق میں ہو مشغول تو پھر اُس جماعت کو
حقیقت ہے فرشتے سب طرف سے گھیر لیتے ہیں

تفاخر سے خدا مجلس میں اُن کا ذکر کرتا ہے
پھر اُس حلقے کو اپنی رحمتوں سے ڈھانپ دیتا ہے

Marfat.com

۱۴

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

"میں تجھے اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ تمام چیزوں کی جڑ ہے۔ اور قرآن شریف کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کا اہتمام کر کہ۔ اس سے آسمانوں میں تیرا ذکر ہوگا۔ اور زمین میں نور کا سبب ہوگا۔ اکثر اوقت چپ رہا کر۔ کہ بھلائی بغیر کوئی کلام نہ ہو۔ یہ بات شیطان کو دور کرتی ہے۔ اور دین کے کاموں میں مددگار ہوتی ہے۔ زیادہ ہنسی سے بھی بچتا رہ۔ کہ اس سے دل مرجاتا ہے۔ اور چہرہ کا نور جاتا رہتا ہے۔ جہاد کرتے رہنا کہ میری امّت کی فقیری یہی ہے۔ مسکینوں سے محبت رکھنا۔ اُن کے پاس اکثر بیٹھتے رہنا اور اپنے سے کم حیثیت لوگوں پر نگاہ رکھنا اور اپنے سے اونچے لوگوں پر نگاہ نہ کرنا۔ اس سے اللہ کی اُن نعمتوں کی ناقدری پیدا ہوتی ہے جو اللہ نے تجھے عطا فرمائی ہیں قرابت والوں سے تعلقات جوڑنے کی فکر رکھنا۔ وہ اگر تجھ سے تعلقات توڑ دیں۔ حق بات کہنے میں تردّد نہ کرنا۔ گو کسی کو کڑوی لگے۔ اللہ کے معاملے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا۔ تجھے اپنی عیب بینی دوسروں کے عیوب پر نظر نہ کرنے دے۔ اور جس عیب میں خود مبتلا ہو۔ اُس میں دوسرے پر غصہ نہ کرنا۔ اے ابوذر حُسنِ تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل مندی نہیں اور ناجائز اُمور سے بچنا بہترین پرہیزگاری ہے اور خوش خلقی کے برابر کوئی شرافت نہیں۔

منظوم :

نبیؐ محترم نے اُن سے فرمایا ابوذر سن
میں مالک کے تجھے تقوے کی وصیت آج کرتا ہوں
تمام اچھائیوں اور نیکیوں کی جڑ ہے یہ تقویٰ
ترے میں دامنِ امید میں یہ نُور بھرتا ہوں

- - - - - - - - - - -

Marfat.com

داتا کے ذکر کا تو سدا اہتمام کر
تیرا بھی ذکر ہوگا سدا آسمان پر
باعث بنے گا نُور کا یہی زمین پر
تیرا ہی ذکر ہوگا جہاں کی زبان پر

سکوت کو شعار بنانے کا فن بھی سیکھ
دلسوزی کے بغیر نہ کوئی کلام کر
شیطان دور ہوتا ہے یہ ایسی بات ہے
تو کارہائے دین میں یہ اہتمام کر

مری امّت کی یہ فقیری ہے
دل میں شوقِ جہاد تم رکھنا
تم ستائے ہوئے مساکیں سے
اے ابوذر سدا وفا کرنا

اُن کی صحبت مِں بیٹھنا اکثر
اُن کی باتوں کو غور سے سننا
تم غریبوں پہ بس نظر رکھنا
اور امیروں سے دور ہی رہنا

Marfat.com

رشتے داروں سے جوڑنا رشتہ
برملا حق کی بات تم کہنا
دیکھنا مت کسی کے عیبوں کو
اپنے عیبوں پہ بس نظر رکھنا

مبتلا خود ہو جن نقائص میں
دوسروں کی گرفت مت کرنا
جتنی باتیں ہیں ناروا اُن سے
بچ سکو جس قدر بھی تم بچنا

Marfat.com

۱۴

"فضائلِ تبلیغ"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ دولت کدے پر تشریف لائے۔ تو میں نے چہرۂ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا۔ کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے۔ حُضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کوئی بات چیت نہیں فرمائی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ میں حجرے کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہو گئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ حُضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا

"لوگو ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو (بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا) مبادا وہ وقت آجائے۔ کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو۔ تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے۔ تم اپنے دشمن کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں"

یہ کلماتِ طیبات حُضور نے ارشاد فرمائے اور منبر سے تشریف لے آئے۔

منظوم :

میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے واقعہ
جس کو کچھ اس طرح سے سناتی ہیں عائشہ

اک دن حُضور حجرے میں آئے وضو کیا
چہرے پہ اُن کے خاص تاثّر کا نُور تھا

ذخیرہ

خاموش تھے کسی سے نہ حجرے میں بات کی
میں دیکھتی تھی اُن کو کہ مسجد کی راہ لی

میں نے یہ سوچا آج کوئی خاص بات ہے
مسجد میں جا کے آپ تو منبر نشیں ہوئے

مسجد ہے میرے حجرے سے بالکل ملی ہوئی
سننے کا عزم کر کے میں اک دم کھڑی ہوئی

میں سوچتی تھی آج کیا فرمائیں گے حُضور
رُخ کون سا حیات کا دکھلائیں گے حُضور

حمد و ثناء کے بعد یہ فرمایا آپ نے
امّت کو رب کا حکم یہ سمجھایا آپ نے

لوگوں کو تم برائی کی جانب نہ جانے دو
اُن کو تو بس بھلائی کی تلقین تم کرو

ایسا نہ ہو کہ وقت وہ آ جائے قوم پر
مانگو دعا تو اُس میں بھی کوئی نہ ہو اثر

جب تم کوئی سوال کرو یہ بھی سوچ لو
وہ بھی سوال رب کی طرف سے نہ پورا ہو

Marfat.com

اُس سے کسی مدد کی تمنا اگر کرو
اللہ کی طرف سے مدد بھی مگر نہ ہو

یہ کلماتِ مقدس آپ نے ارشاد فرمائے
پھر اس کے بعد منبر سے یہاں تشریف لے آئے

Marfat.com

"فضائلِ رمضان"

یہ مہینہ ہے ربِّ عالم کا
اِس لئے یہ تمام رحمت ہے
چھوٹ جاتی ہیں ناروا باتیں
اِس مہینے کی ایسی برکت ہے

Marfat.com

۱۵

"فضائلِ رمضان"

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ

"رمضان کا مہینہ آگیا ہے جو بڑی برکت والا ہے حق تعالیٰ شانہ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمتِ خاصہ نازل فرماتے ہیں ۔ خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں دعاؤں کو قبول کرتے ہیں، تمہارے تنافس کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ سے فخر کرتے ہیں ۔ پس اللہ کو اپنی نیکی دکھلاؤ بد نصیب ہے وہ شخص جو اس مہینے میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے ۔"

منظوم :

ماہِ رمضان جب قریب آیا
آپ نے یہ زباں سے فرمایا
ہے مہینہ یہ برکتوں والا
ربِّ عالم کی نعمتوں والا

وہ توجّہ سے دیکھتے ہیں تمہیں
رحمتوں کا نزول کرتے ہیں
درگزر کر کے سب خطاؤں کو
ہر دعا کو قبول کرتے ہیں

Marfat.com

وہ تنافس کو دیکھتے بھی ہیں
اور ملائک سے فخر کرتے ہیں

یعنی اک شانِ کبریائی سے
وہ تمہارا بھی ذکر کرتے ہیں

تم بھی نیکی خدا کو دکھلاؤ
نُور اُس کا جہاں میں پھیلاؤ

رحمتوں سے جو اس مہینے کی
عظمتوں سے جو اس مہینے کی

ہائے محروم رہ گیا جو شخص
کس قدر بدنصیب ہے وہ شخص

Marfat.com

۱۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"جو شخص قصداً بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزے چھوڑ دے غیر رمضان میں چاہے تمام عمر کے روزے رکھے ایک فرض روزہ کا بدل نہیں ہو سکتے۔"

منظوم :

گر کسی عذر کے بغیر کوئی
ماہِ رمضاں کے چھوڑ دے روزے

پھر بدل ایسے فرض روزوں کا
تا ابد روزے ہو نہیں سکتے

Marfat.com

۱۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے۔ جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا۔ گویا ساری خیر سے ہی محروم رہ گیا۔ اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا۔ مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہو۔

منظوم :

یہ ہی رمضاں کا وہ مہینہ ہے
جس میں اک رات ایسی آتی ہے

ہے یہ افضل ہزار شہرِ؎۱ سے
رب سے بندے کو جو ملاتی ہے

وہ جو اس رات سے ہوا محروم
اُس نے بس زندگی گنوائی ہے

خیر و برکت کی اس حسیں شب میں
اپنی تقدیر خود سُلائی ہے

؎۱ مہینے

Marfat.com

"صدقات وزکوٰۃ کی عظمت"

صدقات اور زکوٰۃ کی عظمت نہ پوچھیے
ملتی ہے غمزدوں کو جو راحت نہ پوچھیے
فرمایا خود حضور نے دو مال کی زکوٰۃ
از روئے شرع اُن کی ضرورت نہ پوچھیے

Marfat.com

"فضائلِ زکوٰۃ"

گر سبھی اپنے مال کی دینے لگیں زکوٰۃ
پھر اِس جہاں میں دورِ عمر لوٹ آئے گا
ڈھونڈو گے تم زمانے میں دوں کس کو میں زکوٰۃ
اِک مستحق بھی تم کو مگر مل نہ پائے گا

Marfat.com

۱۸ "فضائلِ زکوۃ"

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہماری جماعت حُضور کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حُضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ مالوں کی زکوۃ ادا کرو"

منظوم :

کہتے ہیں علقمہ کہ ہمارے ہجوم نے
خدمت میں جب حضور کے دی آ کے حاضری

فرمایا یہ حضور نے دو مال کی زکوٰۃ
صورت ہے ایک دین کی تکمیل کی یہی

Marfat.com

۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"جس شخص کو اللہ جل شانہٗ نے مال دیا ہو۔ اور وہ اُس کی زکوۃ ادا نہ کرتا ہو تو وہ مال قیامت کے دن ایک ایسا سانپ بنا دیا جائے گا جو گنجا ہو اور اُس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں۔ پھر وہ سانپ اُس کی گردن میں طوق کی طرح ڈالا جائے گا۔ جو اُس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ لے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں۔ تیرا خزانہ ہوں"۔

منظوم :

جس شخص کو خدا نے نوازا ہے مال سے
اُس مال کی زکوۃ نہ وہ گر ادا کرے

بن جائے گا وہ مال قیامت میں ایک سانپ
گنجا وہ سانپ ہوگا سیاہ نقطے آنکھ میں

گردن میں ڈالا جائے گا وہ طوق کی طرح
جو اُس کے دونوں جبڑوں کو لے گا گرفت میں

پھر اُس سے یہ کہے گا کہ تو دیکھ غور سے
میں ہی ہوں تیرا مال میں تیرا خزانہ ہوں

Marfat.com

۲۰

حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ

"ہمیں نماز قائم کرنے کا اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم ہے ۔ اور جو شخص زکوۃ ادا نہ کرے اُس کی نماز بھی قبول نہیں"۔

منظوم :

قائم کریں نماز ہمیں اس کا حکم ہے
اور مال کی زکوۃ جو ہو وہ ادا کریں

وہ شخص جو زکوۃ نہیں دیتا مال کی
اُس شخص کی نماز بھی مبرور پھر نہیں

Marfat.com

"فضائلِ صدقہ"

مومنو! صدقہ وہ عبادت ہے
جو ہمارے نبی کی سنّت ہے
بے نوا اس سے فیض پاتے ہیں
خالقِ کُل کی یہ عنایت ہے

Marfat.com

۲۱ "فضائلِ صدقہ"

حضرت عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
"جو شخص کسی مسلمان کو ننگے پن کی حالت میں کپڑا پہنائے گا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کچھ کھلائے گا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنّت کے پھل کھلائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا۔ اللہ جلّ شانہٗ اس کو ایسی شراب جنّت میں پلائے گا جس پر مہر لگی ہو گی"۔

منظوم:

اک مسلمان اپنے ساتھی کو
کپڑے پہنائے ننگے پن کی حالت میں

اُس پہ خالق کا فضل یہ ہوگا
سبز جوڑا ملے گا جنت میں

پیاس مُسلم کی جو بجھائے گا
وہ شرابِ طہور پائے گا

کھانا بھوکے کو جو کھلائے گا
داتا جنّت کے پھل کھلائے گا

Marfat.com

۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرتا۔ اور کسی خطاکار کے قصور کو معاف کر دینا۔ معاف کرنے والے کی عزت ہی کو بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ جلّ شانہٗ کی رضا کے خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ اُس کو رفعت اور بلندی عطا فرماتے ہیں"۔

منظوم :

مال کو صدقہ کم ہنیں کرتا
بلکہ یہ مال کو بڑھاتا ہے

درگزر کر دے جو خطاؤں کو
اپنی عزّت کو وہ بڑھاتا ہے

جو تواضع رضائے حق میں ہو
اُس کی عظمت خدا بڑھاتا ہے

Marfat.com

۲۳

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"غریب پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے۔اور رشتے دار پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے۔ اور صلہ رحمی بھی۔اس طرح دو چیزیں ہو گئیں"۔

منظوم :

صرف صدقہ ہی وہ تو ہوتا ہے
صدقہ کرتا ہے جو غریبوں پر
صدقہ بھی ہے ، اور صلہ رحمی بھی
صدقہ کرتا ہے جو عزیزوں پر

Marfat.com

"فضائلِ حج"

ہر صاحبِ نصاب پہ حج "ایک" فرض ہے
ہر حال میں ادا کرو اِس کو یہ قرض ہے

Marfat.com

۲۴

"فضائلِ حج"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" جب حاجی حلال مال کے ساتھ حج کو نکلتا ہے اور سواری پر سوار ہو کر کہتا ہے لبیک اللھم لبیک تو فرشتہ بھی آسمان سے اُس کی تائید میں لبیک وسعدیک کہتا ہے۔ یعنی تیرا لبیک کہنا مقبول ہو۔ وہ فرشتہ کہتا ہے کہ تیرا توشہ بھی حلال ہے۔ تیری سواری بھی حلال ہے۔ اور تیرا حج مبرور ہے اور کوئی وبال تجھ پر نہیں۔

اور جب آدمی حرام مال کے ساتھ حج کو جاتا ہے اور سواری پر لبیک کہتا ہے تو فرشتہ آسمان سے کہتا ہے۔ تیری لبیک غیر مقبول ہے۔ تیرا توشہ حرام ہے۔ تیرا خرچہ حرام ہے۔ تیرا حج معصیت ہے۔ یہ حج مبرور نہیں "۔

منظوم :

اپنے مالِ حلال کو لے کر
جب کوئی حاجی حج کو جاتا ہے

پھر سوار ہو کے وہ سواری پر
صدا لبیک کی لگاتا ہے

آسمانوں سے پھر فرشتہ بھی
اُس کی تائید کرتا جاتا ہے

Marfat.com

یعنی لبیک ہے تیری مقبول
اپنے لہجے میں یہ بتاتا ہے
اور مبرور ہے ترا حج بھی

اس کے برعکس جب کوئی حاجی
حج کو جاتا ہے مالِ بد لے کر

اور سواری پہ وہ سوار ہو کر
صدا لبیک کی لگاتا ہے

آسماں سے فرشتہ کہتا ہے
غیر مقبول ہے تری لبیک

تیرا توشہ بھی اور سواری بھی
سب ہی چیزیں حرام ہیں تیری

معصیت ہے ترا حج بھی
اس کو مبرور کہہ نہیں سکتے

Marfat.com

۲۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"جو شخص اللہ کے لئے حج کرے ۔اس طرح کہ اس حج میں رفث نہ ہو ۔ یعنی فحش بات اور نہ فسق ہو یعنی حکم عدولی نہ ہو ۔ وہ حج سے ایسا واپس ہوتا ہے ۔ جیسا اُس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا"۔

منظوم :

اللہ کی رضا کے لئے جو بھی حج کرے
اُس حج میں فحش بات نہ کوئی فجور ہو

بس حج سے اُس کی ہوتی ہے اس طرح واپسی
جیسے کہ ماں کے پیٹ سے اُس کا ظہور ہو

Marfat.com

۲۶

"فضائلِ عمرہ وحج"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ جلّ شانہٗ کا وفد ہیں۔ اگر وہ دعا مانگیں تو اللہ جلّ شانہٗ اُن کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر وہ مغفرت چاہیں تو اُن کے گناہوں کی مغفرت فرماتا ہے"۔

منظوم :

اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں وہ لوگ
عمرہ و حج جو کرنے والے ہیں

مانگتے ہیں اگر وہ کوئی دعا
اللہ تعالیٰ قبول کرتے ہیں

Marfat.com

"فضائلِ عمرہ"

۲۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی حصے کے لئے کفّارہ ہے"۔

منظوم :

یہ رسولِ خدا نے فرمایا
ایک عمرے سے دوسرا عمرہ

درمیانی جو اس میں وقفہ ہے
ایک عمرہ ہے اُس کا کفّارہ

Marfat.com

"فضائلِ درود"

یہ سبق بھی سیکھ لیں ہم سیرتِ سرکار سے
پتھروں کی زد پہ آ کر آئینہ زندہ رہے
جب خدائے پاک اُن پر بھیجتا ہے خود دُرود
ہم پہ یہ لازم ہوا یہ سلسلہ زِندّہ رہے

Marfat.com

"فضائلِ دُرود"

۲۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"جو شخص میری قبر کے پاس کھڑا ہو کر مجھ پر دُرود پڑھتا ہے۔ میں اُس کو خود سنتا ہوں اور جو کسی اور جگہ دُرود پڑھتا ہے تو اس کی دنیا اور آخرت کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔ اور میں قیامت کے دن اُس کا گواہ اور اُس کا سفارشی ہوں گا"۔

منظوم:

میرے روضے کے پاس جو آ کر
وہ جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے
اُس کو خود میں یہاں پہ سنتا ہوں
اُس کی جانب میں خود بھی بڑھتا ہوں

دور سے جو دُرود پڑھتا ہے
اُس کی جانب خدا بھی بڑھتا ہے
پوری ہوتی ہیں حاجتیں اُس کی
آخرت کی ہوں وہ کہ دنیا کی

Marfat.com

خود بھی میں اُس کی روزِ محشر میں
رب سے فرماؤں گا شفاعت بھی
میں ہی اُس کا گواہ بنوں گا وہاں
مہرباں ہو گی اُس پہ رحمتِ بھی

Marfat.com

۲۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ ،

" دعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رکی رہتی ہے ۔ اوپر نہیں جا سکتی ۔ جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے " ۔

منظوم :

عرش و زمیں کے درمیاں رہتی ہے وہ دعا
جس میں دُرود آپ پہ شامل نہیں ہوا

عرشِ عُلیٰ پہ جاتی ہے وہی دعا فقط
جس میں دُرود پڑھ کے طلب کچھ کیا گیا

Marfat.com

۳۰

حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ،
" بلاشک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے "۔

منظوم :

حشر کے دن جہاں کے لوگوں میں
وہ ہی میرے قریب آئے گا
جو کہ مجھ پہ بصد خلوص و وفا
سب سے زیادہ دُرود بھیجے گا

Marfat.com

"حطیم کی اہمیت"

۳۱

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

"میرا دل چاہتا تھا کہ میں کعبہ شریف کے اندر جاؤں اور اندر جا کر نماز پڑھوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں داخل کر دیا اور یہ فرمایا کہ جب تیرا کعبہ میں داخل ہونے کو دل چاہا کرے تو یہاں آکر نماز پڑھ لیا کر۔ یہ کعبہ کا ہی ٹکڑا ہے۔ تیری قوم نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو اس حصّے کو خرچ کی کمی کی وجہ سے کعبہ سے باہر کر دیا"۔

منظوم :

دل چاہتا تھا مرا کہ کعبہ کا رُخ کروں
جا کے نماز کعبہ کے اندر ہی میں پڑھوں

فوراً ہی میرا ہاتھ پکڑ کر حضور نے
مجھ کو حطیمِ پاک میں لا کر کھڑا کیا

فرمایا پھر حُضور نے مجھ سے کہ عائشہ
کعبہ کا ایک حصہ ہے یہ جو حطیم ہے

Marfat.com

دل چاہے جب بھی کعبہ میں جانیکے واسطے
آ کر یہاں نماز ادا کر لیا کرو

تعمیرِ کعبہ جب یہاں کی تیری قوم نے
خرچہ زیادہ ہوگا تو پھر اُس نے یہ کیا
کعبہ سے اس حطیم کو باہر ہی کر دیا

Marfat.com

"مدینۂ منوّرہ کی اہمیت"

۳۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ،

"مجھے ایسی بستی میں رہنے کا حکم دیا گیا جو ساری بستیوں کو کھالے، لوگ اس بستی کو یثرب کہتے تھے۔ اس کا نام مدینہ ہے وہ برے آدمیوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے۔ جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے"۔

منظوم :

حکمِ خدا یہی تھا جو مجھ کو دیا گیا
بستی میں ایسی رہنے کو مجھ کو کہا گیا

سب بستیوں میں ہوتی رہی نحس وہ شمار
یثرب کے نام سے جسے پہچانتے تھے لوگ

میں جب یہاں پہ آیا تو نقشہ بدل گیا
شہرِ نبی کے نام سے موسوم یہ ہوا

بس دور ہر بُرائی کو کرتی ہے یہ زمیں
جس طرح بھٹّی کرتی ہے لوہے کے میل کو

Marfat.com

"زیارتِ مدینہ"

۴۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مکّے سے تشریف لے گئے تو وہاں کی ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا۔ اور جب مدینے پہنچے تو وہاں کی ہر چیز روشن ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،

"مدینہ میں میرا گھر ہے۔ اور اسی میں میری قبر ہو گی۔ اور ہر مسلمان پر حق ہے کہ اُس کی زیارت کرے"۔

منظوم :

جب رسولِ آخری مکّے سے ہجرت کر گئے
تو ہر اک شے پر یہاں کی اک اندھیرا چھا گیا

اور جب تشریف لے آئے مدینے میں حضُور
تو مدینے کی ہر اک شے پر اُجالا چھا گیا

آ کے یاں یہ سیّدِ والا نے فرمایا کہ اب
یہ مدینہ میرا گھر ہے، قبر بھی ہو گی یہیں

ہر مسلماں پر یہ لازم ہے زیارت کے لئے
کہ مدینے آئے اور اُس کی زیارت وہ کرے

Marfat.com

۳۴ عرشِ الٰہی کا سایہ

رسولِ اکرم رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
" قیامت کے دن تین آدمی عرشِ الہیٰ کے سائے میں ہوں گے جس دن اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا"۔
صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین نے عرض کیا
"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوش نصیب کون ہیں۔"
توآپ نے فرمایا
" ایک وہ جس نے کسی مصیبت زدہ اُمتی کی پریشانی دور کی۔ دوسرا وہ جس نے میری سنّت کو زندہ کیا۔ تیسرا وہ شخص جس نے مجھ پر دُرود کی کثرت کی۔

منظوم :

رسول اللہ نے فرمایا یہ اک دن صحابہ سے
کہ روزِ حشر ہوں گے تین ایسے شخص دنیا کے
نظر آئیں گے جو عرشِ خداوندی کے سائے میں
بہ جُز اُس کے کہیں پر بھی تو یہ سایہ نہیں ہوگا
صحابہ نے یہ پوچھا کون ہیں وہ یا رسول اللہ
نبی بولے کہ پہلا شخص وہ ہے جس نے دنیا میں
مسلماں بھائی کی اپنے پریشانی مٹائی ہے
پھر اُس کے بعد وہ ہوگا کرے جو زندہ سنّت کو
جہاں کا تیسرا وہ شخص ہوگا جو بہر صورت
بہ کثرت مجھ پہ بھیجے گا دُرود اپنے دل و جاں سے

Marfat.com

"اَربعِینَ حَدِیْثًا"

چالیس احادیث کی اہمیت و افادیت

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِّنْ سُنَّتِیْ اَدْخَلْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ شَفَاعَتِیْ۔

ترجمہ :۔ فرمایا حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ "جس نے میری اُمت کو میری سنّت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرادیں۔ میں اُس کو قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کرلوں گا"

اس سلسلے میں ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثوں کو جو شخص حفظ (یاد) کرے۔ لوگوں تک پہنچائے اُس کے متعلق ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ اُس شخص کو فقہاء اور علماء کے زمرہ میں اُٹھائے گا"

"روشنی کے سلسلے" میں، میں نے جن احادیث کو منظوم کیا۔ اُن کی کل تعداد ۳۴ تھی۔ پروفیسر مقبول احمد جو کمپوزنگ کے سلسلے میں میرے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ فرمانے لگے۔ کہ اگر آپ ۶ احادیث کو اور منظوم کردیں۔ تو اُن کی تعداد چالیس ہو جائے گی۔ اُن کی یہ بات میرے دل کو لگی۔ اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالی کے تحت باقی ۶ احادیث کا انتخاب "حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحیؒ صاحب رحمتہ اللہ علیہ" کی کتاب "اُسوۂ رسولِ اکرم" سے کیا۔ اس طرح میری انتہائی دیرینہ خواہش کی تکمیل ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے میرا یہ مجموعہ تیار ہو گیا۔ اب

Marfat.com

میری ربِّ حقیقی سے یہ دعا ہے۔ کہ وہ ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے آمین میں اس سلسلے میں فرزین الطاف کی بھی ممنون ہوں۔ کہ اُنہوں نے اس کتاب کے پروف پڑھنے میں میری مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ میرے تمام محسنوں پر احسان فرمائے۔ اور سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

ریحانہ تبسم فاضلی

Marfat.com

۳۵ "بہترین عطیہ"

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔" باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے اُس میں سب سے بہتر عطیہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے"

منظوم:

باپ دے سکتا ہے جو اولاد کو
سب سے بہتر اس میں عطیہ ہے یہی
تربیت بچوں کی وہ اچھی کرے
ربِّ عالم کا بھی منشاء ہے یہی

Marfat.com

۳۶ "حُرمتِ رشوت"

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر"

منظوم:

" مرتشی اور راشی دونوں پر
خود بھی بھیجی ہے آپ نے لعنت "
(یہ بُرائی ہے وہ بُرائی جو
نیکیوں کو بھی کرتی ہے غارت)

Marfat.com

"توبہ"

خطاکارو ، خطا سے توبہ کر لو
ابھی توبہ کے دروازے کھلے ہیں
بڑی اس کی کرم ارزانیاں ہیں
عجب جُود و سخا کے سلسلے ہیں

Marfat.com

۳۷ "استغفار"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہر آدمی خطاکار ہے۔ اور خطاکاروں میں وہ بہت اچھے ہیں۔ جو خطا و قصور کے بعد مخلصانہ توبہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جائیں۔"

منظوم:

ہر بشر ہی خطا کا پتلا ہے
وہ خطا کار سب سے اچھا ہے
شرمسار ہو کے جو خطاؤں پر
اپنے خالق سے لو لگاتا ہے

Marfat.com

۳۸ "حقوقِ والدین"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "مسلمانوں اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو۔ تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی سے پیش آئے"

منظوم:

اچھا برتاؤ کرو ماں باپ سے
خود تمہارے یہ عمل کام آئے گا
رائیگاں جاتا نہیں حُسنِ سلوک
ہر بشر اِس کا صلہ کل پائے گا

Marfat.com

۳۹ "حلال روزی کی تلاش"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں ۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے ۔ کہ اپنے بندے کو حلال روزی کی تلاش میں محنت کرتا اور تکلیف اُٹھاتا دیکھے"

منظوم:

وہ جو رزقِ حلال کی خاطر
کام کرتا ہے دُکھ اُٹھاتا ہے
اپنی محنت پہ حسبِ قولِ رسول
اپنے رب کی خوشی وہ پاتا ہے

Marfat.com

۴۰ "سود کا وبال"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سوائے سود کھانے والوں کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ اور اگر کوئی شخص ہوگا بھی تو اُس کو سود کا بخار پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اُس کو سُود کا غبار پہنچے گا۔

منظوم:

یہ رسولِ خدا نے فرمایا
ایک ایسا بھی دور آئے گا
اُس زمانے کا ہر بشر جبکہ
جان کر بھی وہ سُود کھائے گا
اُس کی لعنت سے گر بچا کوئی
تب بھی اُس تک غبار آئے گا

Marfat.com

"دُرود و سلام"

تم حرزِ جاں بناؤ دُرود و سلام کو
عظمت بہت بڑی ہے دُرود و سلام کی
یہ وہ عمل ہے جس میں رضا خود خدا کی ہے
نعمت نہیں ہے کوئی دُرود و سلام سی

Marfat.com

"خیرالوریٰ"

وہ دنیا میں خیرالوریٰ بن کے آیا
اندھیرے میں بدرالدّجیٰ بن کے آیا
وہ ہر اک کا حاجت روا بن کے آیا
اب آگے نہ پوچھو کہ کیا بن کے آیا

زمانے سے ہر شان اُس کی نرالی
اخوّت کی بنیاد دنیا میں ڈالی

زمانے میں توحید پھیلانے والا
ہر اک کی مصیبت میں کام آنے والا
برائی بھلائی کو سمجھانے والا
پیامِ خدا کو وہ پہنچانے والا

زمانے کی ساری ہوا ہی بدل دی
خدا کی قسم سب فضا ہی بدل دی

Marfat.com

عرب سے عجم تک تھی ظُلمت ہی ظلمت
کہیں خانہ جنگی کہیں قتل و غارت
نہ کچھ پاسِ عصمت نہ پاسِ شرافت
بہت تھی پریشان دنیا میں خلقت

وہ آیا تو بدلی روش آسماں نے
سکوں کا لیا سانس اہلِ جہاں نے

وہی قوم وحشت میں تھی جویگانہ
بنایا حقیقت کو جس نے فسانہ
مگر ایک اُمّی لقب کا ترانہ
اُسے بھول سکتا ہے کیونکر زمانہ

کہ اقوام کی جس نے بگڑی بنائی
اندھیروں میں شمعِ محبت جلائی

زمانے کا پھر حال بے حال سا ہے
فراموش درسِ اخوّت ہوا ہے
وہی شور باطل کا گھر گھر مچا ہے
سبھی کی زباں پر بس اب یہ دعا ہے

پھر اک بار چشمِ کرم میرے آقا
کہاں تک اُٹھائیں یہ غم میرے آقا

Marfat.com

"طائف کا مسافر"

پتھر جبیں پہ آپ کی طائف میں جب لگا
اور سارا جسمِ پاک لہو رنگ ہو گیا
اُس وقت بھی حضور کے لب پر تھی بس دعا
حیراں تھا جبرئیل جو روح الامین تھا

وہ تو لہو کو آپ کے گرنے نہیں دیا
بولے یہ جبرئیل خدا کے امین سے
گر جاتا ایک قطرۂ خوں گر زمین پر
اک دانہ بھی نہ اُگتا کبھی اس زمیں سے

ظلم و ستم حضور پہ جب حد سے بڑھ گیا
فوراً فرشتہ رو برو آ کر کھڑا ہوا
کہنے لگا کہ اِن کے لئے بدعا کریں

لیکن رسولِ پاک نے ارشاد یہ کیا
یہ ناسمجھ ہیں ان کو سمجھ دے مرے خدا
یہ مرتبہ سمجھ لیں خدا کے رسول کا

Marfat.com

"انقلاب"

قتل و غارت گری کا چرچا تھا
جس کو جو چاہے لوٹ لیتا تھا

سب کی آنکھوں سے خوں ٹپکتا تھا
بھائی بھائی کے خوں کا پیاسا تھا

آپ آئے تو یہ فُسوں ٹوٹا
دل میں اک جذبۂ وفا جاگا

عورتوں کو عُلو مقام کیا
اور غلاموں کو حوصلہ بخشا

جو کہا اُس پہ خود عمل بھی کیا
خود بھی بے مثل تھا مثالی تھا

نُور جب پیکرِ بشر میں ڈھلا
ساری دنیا میں انقلاب آیا

Marfat.com

"شعبِ ابی طالب"

مجھے شعبِ ابی طالب کی جب بھی یاد آتی ہے
نہ جانے کتنی یادیں وہ مرے دل میں جگاتی ہے

اُبھر آتے ہیں کتنے چہرے یادوں کے دریچوں سے
مجھے تاریخ جب وہ داستانِ غم سناتی ہے

صعوبت جو اٹھائی تھی مُحبّانِ محمّد نے
وہ جس پر آج تک چشمِ فلک آنسو بہاتی ہے

جہاں کھانے پہ بھی کُفّار نے پہرے بٹھائے ہیں
جلے چمڑوں کی بو ہی بھوک کی شدّت مٹاتی ہے

یہ عالم ہے محمّد کا گھرانہ اُف ہنیں کرتا
مشیّت جب بھی سچّائی کو اُن کی آزماتی ہے

بنو ہاشم ہیں اور طلح کے پتّوں پر گزارہ ہے
مگر اللہ کی حمد و ثناء ہمت بڑھاتی ہے

Marfat.com

عجب منظر ہے بچے پیاس کے مارے بلکتے ہیں
ہنسی پھر مشرکوں کی زخم ہائے دل کھلاتی ہے

جو ایذائیں اُٹھائیں مستقل اُن تین برسوں میں
جسے سن کر تو خود روحِ مظالم کانپ جاتی ہے

تبسمؔ یاد آ جاتے ہیں جب وہ خونچکاں منظر
مجھے میری عقیدت خون کے آنسو رُلاتی ہے

Marfat.com

"مانوس آواز"

خدیجہ اس جہاں سے جا چکی تھیں
یہاں پر عائشہ اب آ چکی تھیں
وہ ہالہ جو خدیجہ کی بہن تھیں
رسولِ کبریا سے ملنے آئیں

سلام اُن کو کیا پہلے ادب سے
اجازت پھر طلب کی حاضری کی
سُنی جب آپ نے آواز اُن کی
خدیجہ سے بہت ملتی ہوئی تھی

لبِ سرکار پہ آئے یہ جملے
یہ کیا ہالہ ہیں جو آئیں ہیں ملنے
اُٹھے جب خیریت دریافت کرنے
خدیجہ آ گئیں نظروں کے آگے

Marfat.com

جو دیکھی کیفیت یہ عائشہ نے
خدیجہ پر بھی اُن کو پیار آیا
شہِ والا نے اُن کے واسطے سے
کہا تھا اُن سے جو کچھ یاد آیا

شہ کونین کی اس کیفیت کو
تجسّس کی نظر سے دیکھتی تھیں
وہ عورت کیسی ہو گی اس جہاں میں
وہ رہ رہ کر یہی اب سوچتی تھیں

Marfat.com

"وفا شعار بیوی نے فرمایا"

مشکل میں کام لوگوں کے آتے ہیں آپ ہی
جہد و عمل کی راہ دکھاتے ہیں آپ ہی
محرومیوں کے نقش مٹا کر بصد کمال
اندیشے زندگی کے مٹاتے ہیں آپ ہی

معذوروں ، بیکسوں کا سہارا ہیں آپ ہی
بیواؤں اور یتیموں کا ماویٰ ہیں آپ ہی
سچ بولتے ہیں آپ سدا حق شناس ہیں
منشائے ایزدی کا سراپا ہیں آپ ہی

جب اُن کو غمزدہ دیکھا خدیجہ نے یہ فرمایا
پریشاں آپ کیوں ہوتے ہیں ایسا ہو نہیں سکتا
یہ مشرک جس قدر بھی سازشوں کے جال پھیلائیں
وہ رب جب ساتھ ہے تو بال بیکا ہو نہیں سکتا

Marfat.com

"عظمتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا"

آئیں درِ رسول پہ جب بی بی فاطمہ
کچھ کہنے بھی نہ پائیں تھیں اب بی بی فاطمہ
دیکھا جو فاطمہ کو کہا کیسے آئی ہو
پیغام میرے واسطے تم کس کا لائی ہو
کہنے لگیں حضور سے اُمہات نے مجھے
بھیجا ہے آج اپنی وکالت کے واسطے
کیوں عائشہ کو دیتے ہیں سرکار اہمیت
کچھ تو پتہ چلے کہ ہے کیوں اُن کو فوقیت
سن کر جو فاطمہ سے یہ فرمایا آپ نے
منظر عجب سا آنکھوں کو دکھلایا آپ نے
جانِ پدر یہ بات مجھے تم بتاؤ گی
میں چاہتا ہوں جس کو نہ تم اُس کو چاہوں گی
سن کر جواب فاطمہ خاموش ہو گئیں
اس فرض منصبی سے سبکدوش ہو گئیں
پھر جا کے اپنی ماؤں سے بولیں یہ فاطمہ
مجھ میں سکت نہیں کہ کروں پیش مسئلہ
اپنے میں سے بنائیں کسی کو وکیل آپ

Marfat.com

باتوں پہ اپنی لائیے بہتر دلیل آپ
بنتِ جحش کو سب نے بنایا وکیل جب
خدمت میں وہ حضور کے آئیں بصد ادب
موقف پہ اپنے خوب یہاں بولتی رہیں
لفظوں کے روپ میں وہ گہر رولتی رہیں
یہ عائشہ کا حجرہ تھا سرکار تھے جہاں
اُس وقت عائشہ بھی تھیں بیٹھی ہوئی یہاں
بنتِ جحش کی باتوں پر کچھ سوچتی رہیں
چہرے کو وہ حضور کے بس دیکھتی رہیں
پھر عائشہ کھڑی ہوئیں اذنِ رسول پر
دانائی ڈھل کے لفظوں میں کرنے لگی سفر
بنتِ جحش کی باتوں کا ایسا دیا جواب
جیسے کسی نے کھولی مدلّل کوئی کتاب
بنتِ جحش کو کر دیا باتوں سے لاجواب
چہرے پہ بھی حضور کے کھلنے لگے گلاب

پھر لبِ سرکار سے آواز اُبھری پیار کی
کوئی کر سکتا ہے ایسی عائشہ کی ہمسری
کیوں نہ ہو بو بکر کی بیٹی ہے آخر عائشہ
خود خدا نے اس کو بخشا ہے یہ اعلیٰ مرتبہ

Marfat.com

حضرت سودا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رسول اللہ کی وہ بیویوں میں سب سے لمبی تھیں
قدوقامت سے اپنے دور سے پہچانی جاتی تھیں

خدیجہ کے چلے جانے سے جس گھر میں اندھیرا تھا
بڑی گمبھیر خاموشی تھی سنّاٹوں نے گھیرا تھا

اُنہی سودا نے آکر اس گھرانے کو سنبھالا تھا
اُنہی کے دم سے اس ویران گھر میں اب اُجالا تھا

ہر اک لمحہ بسر ہوتا تھا اس گھر کی حفاظت میں
بڑا ہی لطف آتا تھا اُنہیں ایسی عبادت میں

طبیعت میں تھی سودا کی ظرافت بھی سخاوت بھی
نظر آتی تھی جس میں اُن کی اک شانِ اطاعت بھی

یہ خواہش تھی مروں میں سایۂ دامانِ رحمت میں
اُنہی سے نسبتیں ہوں جب اُٹھوں روزِ قیامت میں

Marfat.com

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عمر فاروق کی بیٹی تھیں حفصہ تقوے والی تھیں
وہ اپنی عادت و اطوار میں سب سے نرالی تھیں
مزاجاً بھی عمر فاروق کی تصویر تھیں حفصہ
شعور و فکر میں بھی اُن کی اک تنویر تھیں حفصہ
صلوۃ و صوم میں ہی اُن کا ہر لمحہ گزرتا تھا
جمالِ زیست اُن کے سجدۂ حق سے نکھرتا تھا
یہ ایسا سجدہ تھا جس پر فلک بھی جھوم جاتا تھا
یہ ایسی بندگی تھی خود خدا کو پیار آتا تھا
نوازش ہائے پیہم یوں بھی حق تعالیٰ نے فرمائیں
کہ حفصہ جب رسولِ ہاشمی کے عقد میں آئیں
عبادت میں نکھار آتا گیا قصرِ نبوت میں
کہ حفصہ آگئیں تھیں سایۂ دامانِ رحمت میں
نہ جانے کیا ہوا کہ اُن سے برہم ہو گئے سرور
یہ حفصہ کے لئے تھا حشر ساماں درد کا منظر
سنا جب یہ عمر نے غم سے اُن کا دل تڑپ اٹھا
یہی جاں کاہ غم اُن کو درِ سرکار پر لایا
سببِ ناراضگی کا آپ نے سرکار سے پوچھا

Marfat.com

مگر سرکار نے اس سلسلے میں کچھ نہ فرمایا
عمر خاموش ہو کر غمزدہ سے گھر چلے آئے
خدا سے یہ دعا مانگی کرم وہ مجھ پہ فرمائے
دعا جب یہ عمر کی گنبدِ بے در سے ٹکرائی
اُسی دم رحمتِ ربِّ دوعالم جوش پر آئی
اُسی لمحہ درِ سرور پہ جبریلِ امیں پہنچے
خدا نے جو کہا تھا اُن سے وہ کلمات دہرائے
کہ رب کا حکم ہے حفصہ کو اپنے عقد میں رکھیں
عمر پر شفقت و لطف و کرم ہی آپ فرمائیں
یہی تو آپ کی جنّت میں آقا ہمسفر ہوں گی
عبادت کی بدولت یہ وہاں بھی اوج پر ہوں گی
خدا کا حکم آیا تو کرم حفصہ پہ فرمایا
وہی اندازِ اُلفت جو کہ پہلے تھا روا رکھا
یہی وہ رتبۂ عالی ہے جو مشکل سے ملتا ہے
خدا کا خوف ہو جس دل میں یہ اُس دل سے ملتا ہے

Marfat.com

حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رسولِ ہاشمی کے عقد میں آنے سے پہلے بھی
بہت یہ صدقہ کرتی تھیں بہت خیرات دیتی تھیں

لقب اُمُّ المساکیں کا ملا اُن کو زمانے سے
کہ یہ بنتِ حجش کی طرح لمبے ہاتھوں والی تھیں

اسی باعث خدا نے آپ کو اعزاز یہ بخشا
کہ خود اُس کا نبی زینب کو اپنے عقد میں لایا

Marfat.com

حضرت اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

شہادت سے ابو سلمیٰ کی وہ غمگین رہتی تھیں
سکوں بخشے مرا رب مجھ کو وہ اکثر یہ کہتی تھیں
ابو سلمیٰ کی اُن کو یہ وصیت یاد آتی تھی
جو اُن کے زخم ہائے دل کے غنچوں کو کھلاتی تھی
کہ میرے بعد تم فوراً کسی سے شادی کر لینا
تم اپنا دامنِ اُلفت نئی خوشیوں سے بھر لینا
مگر یہ سوچ کر اُن کا کلیجہ منہ کو آتا تھا
کہ جس سے دل سا نازک آبگینہ ٹوٹ جاتا تھا
ابو سلمیٰ سا کوئی اور شوہر مل نہیں سکتا
تمناؤں کا میری کوئی غُنچہ کھل نہیں سکتا
مگر سب فیصلے عرشِ معلّیٰ پر ہی ہوتے ہیں
زمیں والے تو ناحق سوچ کر ہی جان کھوتے ہیں
خدا نے خواب میں جب اُمِّ سلمیٰ کو بشارت دی
رسول اللہ نے پھر عقد میں آنے کی دعوت دی
ابو سلمیٰ نے مرتے وقت اُن کو جو دعا دی تھی
یہی تو اُس دعا کی کامیابی کی گھڑی بھی تھی
یکایک اُمِّ سلمیٰ کے یہ دل میں خود خیال آیا
وہ جس سے مضمحل سا غنچۂ دل مسکرا اُٹھا
ابو سلمیٰ سے اچھا مجھ کو شوہر ملنے والا ہے

Marfat.com

مرا چاکِ جگر اس طور سے اب سِلنے والا ہے
وہ اب مہرِ رسالت میرے گھر میں آنے والا ہے
جو ویراں زندگی میں نُور بن کر چھانے والا ہے
رسول اللہ کی باتیں توجہ سے وہ سنتی تھیں
پھر اک اک بات کو اپنی گرہ میں باندھ لیتی تھیں
یہی اک ایسی بیوی تھیں جو اُن کے عقد میں آئیں
جو اپنے پہلے شوہر کے بھی بچے ساتھ میں لائیں
رسول اللہ نے بچوں کو جس انداز سے پالا
جواب اُس کا کسی تاریخ میں ہم کو نہیں ملتا
ذہانت میں فراست میں جواب اپنا نہ رکھتی تھیں
رسول اللہ کے اک اک اشارے کو سمجھتی تھیں
رسول اللہ کی صحبت کا یہ فیضان تھا اُن پر
خدائے لم یزل کا یہ بھی اک احسان تھا اُن پر
حدیثیں اُن سے سننے لوگ اکثر آیا کرتے تھے
وہ اُن گلہائے تر سے دامنِ اُمید بھرتے تھے
سنا ہے عائشہ بھی اُن کی شاگردوں میں شامل تھیں
اُنہیں کچھ عظمتیں اُن کے وسیلے سے بھی حاصل تھیں
رسول اللہ کو بھی جب کسی اُلجھن میں پاتی تھیں
اُنہیں تسکین دیتیں اُن کے اندیشے مٹاتی تھیں

Marfat.com

"مشورہ"

عُمرے کے واسطے جو چلا تھا یہ قافلہ
کُفارِ مکہ نے اُسے بڑھنے نہیں دیا
پھر ایک صُلح نامہ مرتب یہاں ہوا
صُلح حدیبیہ کا جسے نام پھر ملا
اللہ کے رسول کو دُکھ اس قدر ہوا
خیمے میں اُمِّ سلمیٰ کے آئے تو یوں کہا
دیکھا ہے آج واقعہ میں نے عجیب سا
احرام کھولنے کو صحابہ سے جب کہا
مجھ کو بہ جُز خموشی کے کچھ بھی نہیں ملا
میں نے یہ حکم اُن کو دیا تین مرتبہ
لیکن کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا
اُس وقت اُمِّ سلمیٰ نے سرکار سے کہا
جو چاہتے ہیں آپ وہ خود کیجے برملا
جاری رکھیں نہ سلسلہ اُن سے کلام کا
پھر دیکھیئے کہ کرتا ہے کیا آپ کا خدا
اِس مشورے پہ آپ نے جوں ہی عمل کیا

Marfat.com

اِس مشورے نے فکر کا دھارا بدل دیا
احرام کھولا جانور اپنا ذبح کیا
بالوں کو بھی خموشی سے اپنے منڈالیا
جب یہ عمل صحابہ نے دیکھا حضُور کا
اُٹّھے بڑھے اور آپ کا پھر اتّباع کیا
یہ مشورہ ہی ایسا تھا جو لازوال ہے
تاریخ میں کہاں کوئی ایسی مثال ہے

Marfat.com

حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رسول اللہ کی یہ بیویوں میں ایسی بیوی تھیں
وحی آئی تو پھر وہ عقد میں سرکار کے آئیں
اُنہی کے عقد پر تو عرش سے آیت ہوئی نازل
اُنہیں خود فخر تھا کہ یہ بات بھی تھی فخر کے قابل
یہی وہ عقد تھا جس پر وہ اکثر ناز کرتی تھیں
خوشی ایسی تھی جس سے دامنِ اُلفت کو بھرتی تھیں
کیا ہے عقد میرا اس زمیں پر عرش والے نے
بہ جُز میرے ملا ہے کس کو یہ اعزاز خالق سے
یہ ہی تو عقد ایسا تھا کہ جس پہ آپ حیراں تھے
بڑی اُلجھن میں تھے اور فکر کی موجوں میں غلطاں تھے
تردّد کا نشاں جب آپ کے رُخ پر نظر آیا
رسول اللہ سے خود خالق عالم نے فرمایا
تمہیں معلوم ہے جو بات اُس کو کیوں چھپاتے ہو
ڈرو اللہ سے دنیا سے کیوں آنکھیں چراتے ہو
ہے جائز عقد منہ بولے ہوئے بیٹے کی بیوی سے
وحی سے فیصلہ یہ کر دیا ہے خود ترے رب نے
ترے اس عقد سے دنیا کو مجھ کو یہ دکھانا ہے
مجھے دنیا سے ہر رسمِ جہالت کو مٹانا ہے
رسولِ پاک نے پیغام دے کر زید کو بھیجا
یہ پیغامِ حبیبِ کبریا زینب نے جب پایا

Marfat.com

رضا پہلے میں لوں گی رب سے یہ زینب نے فرمایا
رضا پالی جو رب سے آپ نے پھر ہو گئیں راضی
سچ یہ چل گیا شامل ہے اس میں رب کی مرضی بھی
ہوا معلوم یہ زینب بھی کتنی شان والی تھیں
وہ اپنے خالقِ اکبر سے کتنا پیار کرتی تھیں
بڑی محنت سے زینب اپنی جو روزی کماتی تھیں
وہ خوش ہو کر غریبوں اور مساکیں کو کھلاتی تھیں
اسی باعث تو ماوۂ المساکیں کا لقب پایا
اُنہی کا گھر تو غرباء و مساکیں کا ٹھکانہ تھا
رسول اللہ اُن کو لمبے ہاتھوں والی کہتے تھے
حوالہ گفتگو میں اُن کی اس عادت کا دیتے تھے
بقولِ عائشہ میں نے کوئی عورت نہیں دیکھی
کہ مرتے وقت بھی خیرات کی عادت نہیں چھوٹی
عمر فاروق نے جب بھی وظیفہ آپ کو بھیجا
سُنا پھر یہ اُنہوں نے آپ نے خیرات کر ڈالا
کفن تیار کر کے آپ نے اپنے لئے رکھا
وصیّت پھر یہ فرمائی اُسے خیرات کر دینا
کفن بھیجیں عمر فاروق اُس کو کام میں لانا
دعا میرے لئے بس مغفرت کی آپ فرمانا

Marfat.com

حضرت جویریہ بنتِ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بنی مصطلق کے معرکہ سے تین دن پہلے
عجب سے خواب تھے جو بنتِ حارث کو نظر آئے
وہ جب کہ ایک دن سوئی ہوئیں تھیں اپنے بستر پر
تو اُن کے خواب نے اُن کو دکھایا یہ حسیں منظر
یہ دیکھا کہ مدینے کی زمیں سے چاند اُبھرا ہے
ہوا محسوس جیسے اُن کے دامن میں یہ اُترا ہے
سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ آخر ماجرا کیا ہے
یہ کیسا خواب ہے اس خواب کا پھر مدّعا کیا ہے
مگر اس خواب کو بھی آپ نے بس راز ہی رکھا
کسی کے سامنے اس خواب پر لب تک نہیں کھولا
یقیں تھا خواب خود تعبیر اپنی لے کے آئے گا
جو اب تک راز ہے اُس راز سے پردہ اٹھائے گا
اسی انداز سے اڑتا رہا پھر وقت کا پنچھی
وہ جس کی منتظر تھیں ایک دن ساعت وہ آپہنچی
خبر حارث کی جب اس سرکشی کی آپ تک پہنچی
محمدؐ خود چلے سرکوبی کرنے اُس قبیلے کی

Marfat.com

ابوذر کو مدینے کا ولی مامور فرمایا
یہاں سے سات سو اصحاب لے کے خود چلے آقا
نظر آیا اُنہیں جب حارثِ ضرّار کا لشکر
صحابہ ٹوٹ پڑتے اُن پہ اُن کی موت بن بن کر
عمر سے آپ نے فرمایا دو توحید کی دعوت
کہو اُن سے کھلا ہے آج تک یہ دامنِ رحمت
مگر توحید کا پیغام حارث نے نہیں مانا
ادھر سے تیر برسا کر جواب اس کا اُنہیں بھیجا
پھر اذنِ مصطفیٰ پر یوں صحابہ جوش میں آئے
بنیٔ مصطلق پر تیر پھر اک ساتھ برسائے
صحابہ میں مگر وہ جوش تھا جو کم نہ ہوتا تھا
یہ منظر تو کبھی چشمِ فلک نے بھی نہ دیکھا تھا
ہزاروں دشمنِ اسلام آئے حق کے نرغے میں
ہوئیں حارث کی بیٹی قید خود اس حق کے غزوہ میں
ہوا تقسیم جب مالِ غنیمت بنتِ حارث بھی
صحابیٔ رسولِ پاک کے حصّے میں جب آئی
وہ تھیں سردار کی بیٹی غلامی اُن کو کیا بھاتی
وہ بس یہ سوچتی تھیں کاش آزادی نظر آتی
جو اُن کے دل میں تھا اُس وقت وہ اب لب تلک آیا
صحابیٔ رسولِ پاک سے بے خوف فرمایا

Marfat.com

مجھے آزاد کر دو تم کو میں کچھ مال دے دوں گی
صحابی نے سنی آواز جب یہ بنتِ حارث کی
خوشی کے ساتھ اُن کو اپنی منظوری عطا کر دی
غرض تعبیر کی صورت میں جھولی خواب کی بھر دی
جو منظوری ملی تو پھر درِ آقا تلک آئیں
رسولِ ہاشمی کو آپ نے یہ باتیں بتلائیں
نبیٔ محترم بولے یہ سن کے بنتِ حارث سے
لبوں پہ آ کے یوں گویا ہوئے جذبے محبت کے
مرے بھی پاس ہے تجویز جو اس سے بھی اچھّی ہے
بتاؤ صدقِ دل سے میری یہ تجویز کیسی ہے
تمہارا فدیہ میں دے دوں تمہیں پھر عقد میں لاؤں
انا کا بھی تمہاری اس طرح میں کچھ بھرم رکھ لوں
خبر جب آپ کے اس عقد کی پہنچی مدینے میں
خوشی کی لہر دوڑی بنتِ حارث کے قبیلے میں
صحابہ نے کہا آقا کے یہ سسرال والے ہیں
یہ وہ رشتہ ہے جس رشتے سے اب یہ سب ہمارے ہیں
کیا آزاد سب نے اس قبیلے کے غلاموں کو
کہ جس سے فائدہ پہنچا کم از کم سو گھرانوں کو
بقولِ عائشہ میں نے نہیں دیکھی کوئی عورت
خدا نے جس کی خاطر سینکڑوں کی بدلی ہو قسمت

Marfat.com

حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ابو سفیان کی بیٹی کہ جو اُمِّ حبیبہ تھیں
بہت پہلے ابو سفیان سے ایمان لائی تھیں
مسلمانانِ مکّہ کفر کی یورش سے گھبرا کر
رسول اللہ نے فرمایا حبشہ بس گئے جا کر
تو یہ رملہ بھی ہجرت کر کے حبشہ میں چلی آئیں
سکوں کی سانس لی اور شُکر کا سجدہ بجا لائیں
بری سی شکل میں شوہر کو اک شب خواب میں دیکھا
تو انجانے سے خدشے نے اُنہیں بے چین کر ڈالا
اُٹھیں جب صبح تو اس خواب کی تعبیر یہ دیکھی
مسلماں تھا جو شوہر بن گیا ہے آج نصرانی
بہت سمجھایا شوہر کو نہ چھوڑے نورِ ایمانی
مگر اس ڈھیٹ نے اک بات بھی اُن کی نہیں مانی
غرض وہ شغلِ ناؤ نوش میں ڈوبا رہا یونہی
وہ مرتد ہی رہا اور ایسے عالم ہی میں موت آئی
ارادہ عقد کا پھر سیّدِ والا نے فرمایا
نجاشی کو لکھا اور اپنا یہ پیغام بھی بھیجا
یہ مُژدہ جب نجاشی کی طرف سے آپ کو پہنچا

Marfat.com

خوشی اتنی ہوئی کہ آپ کا چہرہ چمک اُٹھا
اُنہیں اُس وقت وہ خوابِ حسیں بھی یاد آیا تھا
کسی نے مومنوں کی ماں اُنہیں کہہ کر پکارا تھا
نجاشی نے پڑھایا عقد اُن کا اور دیا خطبہ
مقدر یوں ہوا بیدار پھر اُمِّ حبیبہ کا
مسلمانانِ حبشہ جو کہ اس شادی میں آئے تھے
وہ احساسِ خوشی کی اک نئی سوغات لائے تھے
نجاشی نے کہا اُن سے شہِ والا کی دعوت ہے
تناول کر کے جانا کیونکہ یہ نبیوں کی سنّت ہے
وہ رخصت ہو کے حبشہ سے شہِ والا کے گھر آئیں
مرادیں دل میں جو تھیں وہ بہ ایں انداز بر آئیں
خبر اس عقد کی جوں ہی ابوسفیان تک پہنچی
یہ بجلی بن کے اعصابِ ابوسفیان پر ٹوٹی
یہ جملے بے ارادہ پھر لبوں پہ اُس کے لہرائے
بڑی وہ ناک والے ہیں بڑے ہیں حوصلے اُن کے
ہماری بیٹیاں جب عقد میں اُن کے چلی جائیں
بتاؤ اُن سے لڑنے کون سا منہ لے کے ہم آئیں
ہم اُن کے اب سرِ عظمت کو نیچا کر نہیں سکتے
کسی عنواں بھی اُن کا بال بیکا کر نہیں سکتے
رسول اللہ کے پیشِ نظر حکمت بھی یہ ہو گی

Marfat.com

جو سوچو تو شہِ والا کی ہر شادی میں حکمت تھی
مدینے میں ابوسفیان جب ایک کام سے آیا
تو ملنے اپنی بیٹی سے وہ اُن کے گھر بھی جا پہنچا
وہاں اُس نے زمیں پر ایک بستر جب بچھا پایا
جب اُس پر بیٹھنے کے واسطے وہ اُس طرف آیا
بڑھیں اُمِّ حبیبہ اور وہ بستر پلٹ ڈالا
ہوا یہ ایک دم کیا کچھ سمجھ میں ہی نہیں آیا
ابوسفیان بولے اُن سے کہ یہ کیا کیا تو نے
خود اپنے گھر میں اپنے باپ کو رسواء کیا تو نے
ابوسفیان نے حیرت سے جب اُن کی طرف دیکھا
ادب کی حد میں رہ کر صرف یہ بیٹی نے فرمایا
بس اتنا جان لو یہ سیّدِ عالم کا بستر ہے
گوارا کیسے میں کر لوں کوئی مشرک یہاں بیٹھے
نبیٔ محترم کی اُن کے دل میں اتنی چاہت تھی
کہ اُن کے سامنے بے معنی سب دنیا کی عظمت تھی

Marfat.com

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رسول اللہ کو صفیہ سے بھی بے حد محبت تھی
کہ اُن کی زندگی میں یہ بھی اک موجِ مسرت تھی
حرم میں آپ کے آنے سے پہلے خواب دیکھا تھا
کبھی دامن میں سورج تو کبھی اک چاند اُترا تھا
یہ سورج چاند کیا تھے معجزہ تھا رب کی رحمت کا
بہ عنوانِ دگر رب کی طرف سے یہ اشارہ تھا
کہ سرکارِ دو عالم سے تمہارا عقد بھی ہوگا
یہی اُس خواب کی تعبیر ہے جو تم نے دیکھا تھا
ہوا جب فتح خیبر آئیں یہ مالِ غنیمت میں
ملا اعزازِ عالی آ گئیں دامانِ رحمت میں
رسول اللہ اک دن آپ کے حجرے میں جب آئے
تو دیکھا رو رہی ہیں رُخ پہ درد و غم کے سائے تھے
رسول اللہ نے جب آپ سے غم کا سبب پوچھا
تو صفیہ کا دلِ نازک محبت سے چھلک اُٹھا
کہا صفیہ نے مجھ سے عائشہ حفصہ یہ کہتی ہیں
وہ رشتے دار ہیں سرکار کی اور مجھ سے اچھّی ہیں
ارے یہ کیا ہوا تم نے بھی اُن سے کہہ دیا ہوتا
بہ ایں صورت ہی دل کا بوجھ ہلکا کر لیا ہوتا

Marfat.com

چچا ہیں میرے موسیٰ اور مُحمّد میرے شوہر ہیں
مرے اسلاف میں ہارون ہیں جو خود پیمبر ہیں
کسی عنوان بھی تم مجھ سے بہتر ہو نہیں سکتیں
مرے تم مرتبے کو اس طرح بھی چھو نہیں سکتیں
رسول اللہ سے یہ سن کے صفیہ مسکرا اُٹھیں
خوشی کی وہ چمک اُبھری کہ آنکھیں جگمگا اُٹھیں
رسول اللہ سے صفیہ بھی بے حد پیار کرتی تھیں
محبّت کا وہ اپنی برملا اظہار کرتی تھیں
رسولِ آخری کے آخری دورِ علالت میں
کہ سب ہی بیویاں موجود تھیں قصرِ نبوت میں
کہ صفیہ کے لبوں پر دل کی بے تابی اُبھر آئی
وہ بولیں آپ کی بیماری اب دیکھی نہیں جاتی
مرا رب آپ کی بیماری اس ناچیز کو دے دے
میں خوش ہوں گی اگر وہ اس کے بدلے جان بھی لے لے
سُنی جب بات یہ تو بیویاں سب اس طرح چونکیں
نہ جانے کیا خیال آیا ریاکاری اسے سمجھیں
نبیٔ محترم بولے کہ صفیہ ٹھیک کہتی ہے
یہ اس کے دل کی سچّائی ہے جو کہ لب پہ آئی ہے
یہاں سے جاؤ تم سب اور کلّی کر کے آ جاؤ
خدا کے سامنے توبہ کرو غیبت سے باز آؤ

Marfat.com

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ جب کی بات ہے جب سیدِ والا سفر میں تھے
تو مکّے کے سفر کی واپسی میں آپ یاں ٹھہرے
یہیں پر آپ نے شادی بھی میمونہ سے فرمائی
یہی تو آخری بیوی تھیں سرکارِ دوعالم کی
بقولِ عائشہ میمونہ ایسی تقوے والی تھیں
وہ دُنیا کی کثافت سے بہت ہی دور رہتی تھیں
صلوٰۃ و صوم میں ہی اُن کا ہر لمحہ گزرتا تھا
جمالِ زیست اُن کے سجدۂ حق سے نکھرتا تھا
رفاقت میں رسول اللہ کی جو آپ نے سیکھا
اُسی کے نور سے ہر گوشۂ دل جگمگا اٹھا
مسائل سیکھنے آتے تھے اکثر لوگ اُنھی کے پاس
اُنھی کے فیض سے عالم بنے عبداللہ بن عبّاس
وہ جب مکّے میں تھیں تو ایک بیماری نے آگھیرا
عیادت کرنے والوں سے یہ میمونہ نے فرمایا
مجھے مکّے سے لے جاؤ یہاں میں مر نہیں سکتی
یہاں سے آخرت کا تو سفر میں کر نہیں سکتی
مجھے خود سیدِ والا نے یہ آکر بتایا ہے

Marfat.com

مجھے آئینہ بن کر موت کا منظر دکھایا ہے
اُنہیں پھر اہلِ مکہ سرف کے خیمے میں لے آئے
ملاقات اُن سے فرمائی تھی جس جا سرورِ دیں نے
یہیں پر موت آئی اور یہیں پر قبر ہے اُن کی
رسول اللہ کی یوں پیش گوئی ہو گئی پوری

Marfat.com

فرمانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پختہ نہ اپنی قبروں کو ہر گز بنائیے
اور بھول کر بھی اُن پہ نہ کتبے لگائیے

قبروں کو اک حسین عمارت میں ڈھال کر
اپنی اَمارتوں کا نہ نقشہ دکھائیے

یہ جانتے ہو اس میں بھی انسان دفن ہیں
قبروں کو سجدہ گاہ نہ ہر گز بنائیے

اللہ کے رسول نے فرمایا برملا
قبروں پہ عُرس کر کے نہ میلہ لگائیے

مُردوں کو آپ اپنے نہ تکلیف دیجئے
فرمانِ مُصطفیٰ کو عمل میں سجائیے

Marfat.com

"سوال"

حضرت علی سے پوچھا امامِ حسن نے جب
بابا مجھے حُضور کی سیرت بتائیے
آئینۂ جمالِ سخن میں ، میں دیکھ لوں
نانا کی میرے پیاری سی صورت دکھائیے

حضرت علی یہ بولے عقیدت کے جوش میں
ایسا تو شخص عرش و زمیں پر کوئی ہنیں
یہ اُس عظیم شخص کی عظمت کا راز ہے
جس راز کو فرشتوں نے پایا ہنیں کہیں

رب نے وہ اختیار دیا تھا حضور کو
دنیا و آخرت میں سے جو چاہے مانگ لے
لیکن مرے حُضور نے عقبیٰ قبول کی
دنیا کے جاہ و حشم تو پاؤں تلے رکھے
کِبر و غرور کو کبھی آنے دیا نہ پاس
دنیا کی جھوٹی شان سے وہ دور ہی رہے
لایعنی باتیں آپ کے مسلک میں کُفر تھیں
حکمت بغیر آپ کبھی بولتے نہ تھے

Marfat.com

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غلام ایسا کہ جس پہ آقا خود بھی ناز کرتا ہے
کلامِ پاک میں بھی جس کا نام نامی آیا ہے
صحابہ تک کو بھی حاصل نہیں رتبہ کوئی ایسا
تبسّم جیسا رتبہ زید بن حارث نے پایا ہے

وہی لڑکا کہ جو عکّاظ کے میلے میں بکتا ہے
رسول اللہ کی قربت سے پھر یہ رتبہ ملتا ہے
حرم میں آ کے خود سرکار یہ اعلان کرتے ہیں
کہ سن لیں مکّے والے آج سے یہ میرا بیٹا ہے

مثال ایسی کسی تاریخ میں ملتی نہیں کوئی
غلاموں کے کسی نے اس طرح رتبے بڑھائے ہوں
کہاں ہیں اب بشر ایسے بہ جُز اُس ذاتِ اقدس کے
کہا ہو جو زباں سے وہ عمل کر کے دکھائے ہوں

Marfat.com

کرا دی آپ نے پھر اُن کی شادی اُمِّ ایمن سے
اُنھی خاتون نے تو پرورش خود آپ کی کی تھی
یہ وہ اعزاز ہے جو محترم ہے سب کی نظروں میں
بہ ایں صورت بھی اُن کو آپ نے توقیر بخشی تھی

یہی وہ نام ہے جس کی تلاوت حشر تک ہو گی
لیا جائے گا اُن کا نام اس طرح قیامت تک
تبسمؔ یہ کرم ہے زید پہ ربِّ دو عالم کا
گواہی دے رہی ہے اُس کی خود قرآں کی آیت تک

Marfat.com

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شجیع ایسے کہ خود اُن پہ شجاعت ناز کرتی ہے
شہید ایسے کہ خود اُن پہ شہادت ناز کرتی ہے
وہ حمزہ و جری جن کے لئے سرکار بھی روئے
وہ جن کی جانثاری پر نبوّت ناز کرتی ہے
بنو ہاشم کا وہ روشن چراغِ علم و دانائی
کہ جس کی ہر وضاحت پر شریعت ناز کرتی ہے
حمایت میں پیمبر کی وہ بوجہلوں سے ٹکرایا
مُحبِّ مصطفیٰ ایسا محبت ناز کرتی ہے
اُحد اُس کی جگرداری پہ کیا کیا ناز فرما تھا
وہ ایسا نُور جس پہ شمعِ وحدت ناز کرتی ہے
بہن صفیہ نے اُن کی لاش کے ٹکڑوں کو جب دیکھا
کیا وہ صبر کہ جس پہ مشیّت ناز کرتی ہے
یہ فرمایا خدا کی راہ میں یہ بھی بہت کم ہے
یہ وہ کلمات ہیں جس پہ رسالت ناز کرتی ہے

Marfat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

ہر جنگ ہر محاذ پہ حق کا نشاں رہے
خالد جہاں زمیں پہ رہے آسماں رہے
شمشیر زن تھے ایسے کہ جس کا نہیں جواب
جس غزوہ میں شریک ہوئے کامراں رہے
خالد ولید فاتحِ شام و عراق تھے
شانِ رسول پاک میں رطبُ اللساں رہے
خود آپ کی دعائیں بھی خالد کے ساتھ تھیں
جس کے اثر سے حوصلے ہر دم جواں رہے
فتحِ مبین اُن کا مقدّر بنی رہی
جرأت کے ہر صحیفے کا روشن نشاں رہے
اپنی جبیں کے بال دیئے تھے حُضور نے
جس کے سبب سے آپ سدا کامراں رہے
سیف اللہ کے لقب سے نوازا حضور نے
خالد ہر اک جہاد میں عظمت نشاں رہے
ٹکرایا جو بھی اُن سے ہوا پاش پاش وہ
وہ مشرکوں کے واسطے سنگِ گراں رہے
دہرائے گا زمانہ جسے کرّوفر کے ساتھ
تاریخ جس سے زندہ ہے وہ داستاں رہے

Marfat.com

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

جنّت کے نوجوانوں کا سردار وہ حسن
لختِ جگر بتول کا پیارا رسول کا
آئینۂ جمالِ محمّدؐ تھا اُس کا روپ
دیدار اُس کا گویا نظارہ رسول کا
وہ مجتبیٰ وہ خُلق و مُروت کا شاہکار
عزم و یقیں میں تھا وہ سراپا رسول کا
وہ جس کی صُلح پیروئی صُلحِ مُصطفیٰ
امن و امان میں تھا جو ارادہ رسول کا
جس کا گلو تھا بوسہ گہہِ خاتم الرسل
حیدر کا نُورِ عین نواسہ رسول کا
وجہِ سکون کیوں نہ تبسّم ہو اُس کا نام
ہر بات میں تھا جس کی سلیقہ رسول کا

Marfat.com

حضرت حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حُسینؑ تم کو زمانہ سلام کہتا ہے
لبِ خلوص سے عالی مقام کہتا ہے
مجھے ملال ہے پانی کی تشنہ کامی پر
غلط ہے کون تمہیں تشنہ کام کہتا ہے
مجھے حُسینؑ نے رنگِ ثبات بخشا ہے
یہ بار بار شہادت کا جام کہتا ہے
حُسینؑ تم نے بنائی ہے اک نئی تاریخ
یہ بات وہ ہے جو ہر خاص و عام کہتا ہے
حُسینؑ زندہ رہیں گے حُسینؑ زندہ ہیں
لہو حُسینؑ کا یہ صبح و شام کہتا ہے

Marfat.com

حضرت حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

مِلّت کے آسماں کا ستارا حُسین ہے
ظُلمت کے بادلوں میں اُجالا حُسین ہے
فرقوں میں اُس کی ذات کو تقسیم مت کرو
سُن لو یہ دنیا والو سبھی کا حُسین ہے
درسِ عمل وہ اہل جہاں کو دیا کہ آج
ہر قوم کہہ رہی ہے ہمارا حُسین ہے
روشن ہے جس سے آج بھی ایمان کا جہاں
وہ مشعلِ ہدایتِ دنیا حُسین ہے
جس پر کہ کربلا میں ہوئی انتہائے ظلم
وہ کون مُصطفیٰ کا نواسہ حُسین ہے
یہ تشنگی ، زبان پہ لیکن خدا کا نام
صبر و رضا کا ایک نمونہ حُسین ہے
ہو کر شہید جس نے کیا زندہ قوم کو
وہ چارہ سازِ ملّتِ بیضا حُسین ہے
جس تشنہ لب سے ہو گئے سیراب دو جہاں
حق کی صداقتوں کا وہ دریا حُسین ہے

Marfat.com

کہہ دے کوئی شکستہ دلانِ حیات سے
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا حُسین ہے
دنیا سے مٹ گیا ہے تبسم نشاں شمر[1]
لیکن ہر ایک ذہن میں زندہ حُسین ہے

[1] حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل تھا

Marfat.com

[stamp]

"کفّارہ"

زہرانؓ کا عزیزو ہے یہ سچّا واقعہ
نظروں کے سامنے ابوسفیان جب ہوا

چہرے پہ رنگ آیا عمر نے تو یوں کہا
تو نے بہت ستایا ہے اے دشمنِ خدا

تیرا حساب آج یقیناً چکاؤں گا
چہرہ عمر کا اُس لمحہ غصّہ سے لال تھا

دیکھا یہ رنگ اُن کا تو عبّاس نے کہا
جانے دو مرے ساتھ تم اس کو عمر ذرا

فرمائیں گے حُضور ہی اب اس کا فیصلہ
ملنے وہ اُن سے ساتھ میں عبّاس کے چلا

خیمے میں جب حُضور کے آ کے کھڑا ہوا
نظریں ملیں حُضور سے ایمان جاگ اُٹھا

Marfat.com

ذخیرہ

نشہ جو کُفر و شرک کا تھا وہ اُتر گیا
پڑھتے ہی لااِلٰہ مسلمان ہو گیا

فرمایا پھر حُضور سے جب مردِ حق بنا
نظرِ کرم سے آپ کی مجھ کو بہت ملا

جو دل میں تھا وہ آپ کے لب پر بھی آ گیا
فرمائی پھر حُضور سے یہ بات برملا

سرخیل مشرکوں کا میں اب تک بنا رہا
اسلام کے خلاف نبرد آزما رہا

اب آرزو ہے میری کہ کُفّار سے لڑوں
کُفّارہ لغزشوں کا ادا کچھ تو میں کروں

ط۱ مراء الظہران وہ مقام ہے جہاں فتحِ مکہ سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اور اپنے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کے خیمے نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com